قُرَّۃُ العَینَین فی فَضلِ الشَّیخَین رضی اللہ عنہما



فضائل شیخین

صدیق و عمر رضی اللہ عنہما



اردو ترجمہ

۱

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ

بنام

اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

۲

الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ

بنام

اربعین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

مع خاتمہ مشتمل بر

تذکرہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

تذکرہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

اردو ترجمہ، تخریج احادیث، تقدیم وخاتمہ

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی



ناشر

دار احیاء العلوم

قُرَّةُ العَینَینِ فِی فَضلِ الشَّیخَینِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا

فضائلِ شیخین

صدیق و عمر رضی اللہ عنہما

اردو ترجمہ (مع تقدیم وخاتمہ)

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ — الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ

اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ — اربعین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

ترجمہ وتخریج

مولانا ابوالضیاء محمد فرحان قادری رضوی

ناشر

دار احیاء العلوم
P.O. Box # 4949, Karachi-74000, Pakistan.
Email: ihya_al_uloom@hotmail.com

نام کتاب: فضائلِ شیخین صدیق و عمر رضی اللہ عنہما

اردو ترجمہ: الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ - الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ

تالیف: امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم: مولانا ابوالضیاء محمد فرحان قادری رضوی

نظر ثانی: علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ،
مولانا محمد جاوید مینگرانی صاحب مدظلہ۔

ناشر: دار احیاء العلوم

ہدیہ:

ملنے کے پتے

جیلانی پبلشرز

B-18، عالمی مدنی مرکز ''فیضانِ مدینہ''، کراچی۔

فون: 021-34911580 موبائل: 0321-2194314

مکتبہ غوثیہ، نزد دار العلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔فون: 021-34926110

مکتبہ برکات المدینہ، بہارِ شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی۔فون: 021-34219324

مکتبہ سخی سلطان، چھوٹی گھٹی، حیدرآباد، سندھ۔ موبائل: 0300-3019290 / 0321-3025510

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

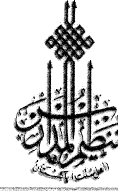
فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

فہرست مشمولات

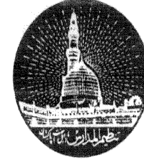
فہرست مشمولات

مفتی منیب الرحمٰن
صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان
چیرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان
مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حوالہ نمبر ____________
تاریخ ____________



الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی سیّد الانبیاء والمرسلین
سیدنا ومولانا محمد وعلی الٰہ وصحبہٖ اجمعین

زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ شیخین رضی اللہ عنہما''، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو رسالوں "الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ" اور "الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ" کا ترجمہ ہے، مترجم نے تخریج وتحقیق بھی کی ہے، جو ایک گراں قدر کاوش ہے۔ میں اپنی مصروفیات کے باعث کتاب مکمل تو نہیں پڑھ سکا، البتہ بعض مقامات دیکھے، ماشاء اللہ خوب ہے۔

وقت کی کمی کی وجہ سے صرف دُعا پر اختصار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مترجم مولانا محمد فرحان قادری زید مجدہٗ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے مترجم، ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعثِ نجات وشفاعت فرمائے اور اسے عام مسلمانوں کے لئے نافع اور فیض رساں بنائے۔

آمین یارب العالمین! بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین

8، اکتوبر 2006ء

﴿مفتی منیب الرحمٰن﴾
مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، کراچی
صدر: تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان
چیرمین: مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان

مرکزی دفتر
تنظیم المدارس اہلسدت پاکستان
نعیمیہ اسٹریٹ، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور
Ph : 042-6372499, Fax: 042-6372029

رابطہ دفتر
دارالعلوم نعیمیہ
بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی
Ph : 92 21 6314508 Fax :92 21 6376888
www.naeemia.com mufti@naeemia.com

تقریظِ مبارک

(اُستاذِ محترم) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہٗ

رئیس دار الافتاء جمعیت اِشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

زیرِ نظر کتاب امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کے دو رسالوں کا مجموعہ ہے جس کا اُردو ترجمہ مولانا محمد فرحان قادری زِیْدَ عِلْمُہٗ نے کیا ہے اور بڑی محنت سے احادیثِ نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کی تخریج کی ہے اور شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب تو امام سیوطی علیہ الرحمہ کے رسائل میں مذکور احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے، موصوف نے تقدیم میں شیخین رضی اللہ عنہما کے اَنْسَاب وحالات اور فرمودات کے معتمد ومعتبر کتب کے حوالے سے ذکر کیا اور پھر کتبِ احادیث اور کتبِ تواریخ کے حوالے سے سیدنا عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے حالات اور فضائل بھی تحریر کئے۔ یقیناً یہ موصوف کی گراں قدر کاوش ہے اور ان کے علمی ذوق کی بیّن دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

میں نے موصوف کے ترجمہ وتخریج اور تقدیم وخاتمہ کو مکمل پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی کاوش ہے۔ میری دعا ہے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے جان نثاروں کے صدقے مولانا محمد فرحان زِیْدَ مَجْدُہٗ کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ان کے والدین اور اساتذہ کے حق میں باعثِ نجات فرمائے اور اہلِ اسلام کے لئے نفع بخش بنائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین ﷺ۔ فقط

(مفتی) محمد عطاء اللہ نعیمی
خادم الافتاء: جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اما بعد! زیرِ نظر کتاب ''فضائلِ شیخین رضی اللہ عنہما'' دراصل امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے دو رسالوں اَلرَّوْضُ الْأَنِيْقُ فِيْ فَضْلِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ اور اَلْغَرَرُ فِيْ فَضَائِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کا اُردو ترجمہ مع تخریج احادیث ہے۔ تقدیم میں شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ساتھ ہی ساتھ مصنفِ کتاب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات بھی رقم کئے ہیں۔

دونوں رسالوں کے تراجم کے ساتھ ہر صفحہ کے حاشیہ پر اُردو میں احادیث کی تخریج بھی لکھی گئی ہے نیز ترجمہ کے بعد دونوں رسالوں کے اصل متن بھی شاملِ کتاب ہیں جن کے حاشیہ پر عربی تخریج موجود ہے۔ متن کے اختتام پر احادیث کی متون اور رجال کے اعتبار سے فہرست بھی شامل ہے۔

فہارس کے بعد خاتمۂ کتاب میں خلیفۂ ثالث حضرت سیدنا عثمان بن عفان اور خلیفۂ رابع حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالات بھی ضمناً وتبرکاً ذکر کئے گئے ہیں۔

اور سب سے آخر میں اُن کتب کا ذکر کیا گیا ہے جن سے تخریج احادیث میں استفادہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا ہے کہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمتِ اقدس میں جو نذرانہ پیش کررہا ہوں، اسے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل قبول فرمائے۔ اسے بالخصوص میرے، میری والدین، میرے شیخِ طریقت اور میرے تمام اساتذہ ومتعلقین اور بالعموم تمام مسلمانوں کے حق میں ذریعۂ بخشش ونجات بنائے۔

آمین بجاہِ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد فرحان قادری عطاری عفی عنہ
دارُ اِحیاءِ العُلوم
P.O. Box # 4949, Karachi-74000
Email: qadri26@cyber.net.pk

سعادتِ انتساب

.... نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

.... کے خلفائے راشدین کے نام

.... کہ جن کے متعلق فرمانِ رسول ﷺ ہے:

.... عَلَيۡكُمۡ بِسُنَّتِيۡ وَسُنَّةِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيۡنَ الۡمَهۡدِيِّيۡنَ مِنۡ بَعۡدِيۡ

(مشكل الآثار للطحاوي:۹۹۸)

.... تم پر میری سنت لازم ہے

.... اور میرے بعد میرے رشد و ہدایت کے پیکر خلفاء کی سنت بھی

تقدیم

فصل اوّل

تذکرۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

آپ کا اسمِ گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفۂ اول، افضل البشر بعد الانبیاء (علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام) کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عَمرو بن کعب ابن سعید بن تیم بن مُرَّہ بن کعب بن لوئی قرشی تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ آپ کا نسب شریف سرکار نامدار ﷺ سے مُرہ بن کعب پر جا کر ملتا ہے۔ آپ کو ابوبکر بن ابی قُحافہ بھی کہا جاتا ہے۔ ابو قحافہ آپ کے والد حضرت عثمان کی کنیت ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام اُمُّ الخیر سَلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن مُرّہ ہے۔ اور یہ آپ کے والد ابو قُحافہ کی چچا زاد ہیں۔

فضیلتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ:

آپ کے فضائل میں قرآن مجید کی آیات نازل ہوئی ہیں ان میں برسبیلِ اختصار چار آیات نقل کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے:

(۱) وَالَّذِيۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ

[الزمر: ۳۹/۳۳]

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں (کنز الایمان)

ان کی تصدیق کی، ''یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تمام مومنین'' (خزائن العرفان)

(۲) اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِيَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِي الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج الآية [التوبة: ۹/۴۰]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے اُنہیں باہر تشریف لیجانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (کنز الایمان)

''مسئلہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے حسن بن فضل نے فرمایا جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

(۳) هُوَ الَّذِيۡ يُصَلِّيۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ط الآية [الاحزاب: ۳۳/۴۳]

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے (کنز الایمان)

''شانِ نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جب آپکو اللہ تعالیٰ کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپکے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی'' (تفسیر خزائن العرفان)۔

(۴) وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِيۡ يُؤۡتِيۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ [اللیل: ۹۲/۱۷،۱۸]

ترجمہ: اور بہت اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو (کنز الایمان)

''شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا انپر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دیکر خریدا اور آزاد کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا''۔ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں احادیثِ مبارکہ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، پھر فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، فرمایا، تم میں سے کس نے کسی مریض کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من جمع الصدقة وأعمال البر: ۱۰۲۸)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ نفع نہ پہنچایا جو ابوبکر کے مال نے پہنچایا۔(سنن الترمذي، كتاب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه: ۳۵۹٤)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین حِراء پر تھے کہ ایک چٹان ہلی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور شہید ہیں۔(صحيح مسلم:۲٤۱۷)

آپ کی ازواج:

زمانۂ جاہلیت میں آپ رضی اللہ عنہ نے قتیلہ بنت سعد سے شادی کی جن سے حضرت عبداللہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ طائف کے روز نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ان کا وصال ان کے والدِ ماجد کے دورِ خلافت میں ہوا۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اسلام کی بہادر عورتوں سے ہیں آپ کا نکاح حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ہوا پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی اور آپ اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہنے لگیں پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مکہ میں شہید کر دیئے گئے۔ آپ نے سو سالہ زندگی گزاری یہاں تک کہ آپ کی بینائی جاتی رہی بعدازاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہو گیا۔

زمانۂ جاہلیت میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے امِ رومان سے بھی شادی کی، جن سے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا

ہوئے۔ حضرت امِ رومان رضی اللہ عنہا ہجرت کے چھٹے سال سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ظاہری حیاتِ طیبہ ہی میں وصال کر گئیں نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تشریف بھی لائے اور آپ کے لئے استغفار کی۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل دور حبش کے مقام پر سن ۵۳ھ میں وصال ہوا پھر آپ کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔

زمانۂ اسلام میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، جو کہ آپ سے قبل حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب حضرت جعفر شہید ہوگئے تو ان سے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے نکاح فرمایا۔ ان سے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے جن کی کنیت ابو القاسم تھی۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ان کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔

یوں ہی زمانۂ اسلام میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا جن سے ایک بچی پیدا ہوئی جن کا نام ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امّ کلثوم رکھا۔ ان کا نکاح طلحہ بن عبید سے ہوا اور ان کے ہاں زکریا اور عائشہ پیدا ہوئے پھر حضرت طلحہ کی شہادت کے بعد امّ کلثوم حضرت عبدالرحمٰن بن عبید بن ابی ربیعہ مخزومی کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے چند خصائص:

☆ اسلام کے پہلے خلیفہ

☆ پہلے شخص جس نے قرآن مجید کو جمع فرمایا (پہلے جامع قرآن)

☆ پہلے شخص جس نے مصحفِ قرآن کو مصحف کا نام دیا۔

☆ آپ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں بھی لوگوں کو دینی مسائل میں فتویٰ دیتے۔

آپ کا وصال:

آپ رضی اللہ عنہ پیر کے روز ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ بمطابق ۲۳ اگست ۶۴۳ء، ۶۳ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

آپ کے چند زریں فرمودات:

☆ موت پر حریص ہو جاؤ، تمہیں زندگی دی جائے گی۔

☆ چار قسم کے بندے اللہ کے پسندیدہ ہیں، جو توبہ کرنے والے سے خوش ہوں، گناہ گار کے لئے استغفار کریں، پیٹھ پیچھے دُعا کریں اور محسن کی مدد کریں۔

☆ اپنی اصلاح کر، لوگ (خود بخود) تیرے مصلح ہو جائیں گے۔

☆ سب سے بڑی سمجھداری پرہیزگاری ہے، اور سب سے بڑھ کر حماقت فجور (گناہ) ہیں، سب سے بڑا سچ امانت اور سب سے بڑا جھوٹ خیانت ہے۔

☆ میرے نزدیک تم میں سب سے طاقتور کمزور ہے جب تک کہ میں اس کا حق حاصل نہ کرلوں، اور میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ کمزور طاقتور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کرلوں۔

☆ بے شک اللہ کا وعدہ اور وعید ملے ہوئے ہیں تاکہ مرغوب مرہوب بھی رہے۔

☆ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے باطن دیکھتا ہے تمہارے ظاہر نہیں دیکھتا۔

☆ جب بندہ کو دنیا کی زینت سے کوئی چیز متعجب کرے تو جب تک بندہ اس کو خود سے دور نہ کرلے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہتا ہے۔

☆ بے شک تجھ پر اللہ کے ہاں سے آنکھیں ہیں جو تجھے دیکھ رہی ہیں۔

☆ زیادہ کلام، (سننے والے کو) زیادہ یاد نہیں رہتا۔

☆ جو قوم عورتوں کے مشوروں پر اعتماد کریں ذلیل ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرماتا ہے جو اپنے بھائی کی از خود مدد کرے۔

☆ ایسی بھلائی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے بعد جہنم ہے، اور ایسے شر میں کوئی شر نہیں جس کے بعد جنت ہے۔

☆ کاش میں درخت ہوتا جسے کھالیا جاتا یا کاٹ ڈالا جاتا۔

☆ صبر کے ساتھ مصیبت نہیں۔

☆ نیکی کے کاموں میں تاخیر نہ کرو کیونکہ موت تمہاری گھات میں لگی ہوئی ہے۔

☆ اپنے ان دوستوں پر غور کرو جنہیں موت کھا گئی۔

☆ مسلمانوں کو ہر تکلیف، پریشانی حتی کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانے پر بھی اجر ملتا ہے۔

☆ دوڑو دوڑو اور عمل صالح کے لئے جلدی کرو۔

☆ خلاف شرع کام کرنے کے عوض ہرگز ہرگز جنت نہیں مل سکتی۔

☆ وہ خوبصورت اور دلربا چہرے والے کہاں ہیں جن کی جوانی دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے۔

☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔

☆ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں مسلمان کے سینہ کا بال بن جاتا۔

☆ وہ شخص کس طرح تکبّر کرسکتا ہے جو مٹی سے بنا ہو، مٹی میں ملنے والا ہو اور مٹی میں کیڑے مکوڑے کی غذا بننے والا ہو۔

فصل دوم

تذکرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

آپ کا اسمِ گرامی:

امیر المؤمنین، خلیفۂ ثانی کا نامِ نامی اسمِ گرامی عمر بن خطاب بن نُفَیل بن عبد العزّی بن ریاح ابن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کی کنیت ''ابوحفص'' ہے۔

(از مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مؤلفہ ابنِ جوزی، ناقلاً عن طبقات ابنِ سعد)

آپ کے دل میں اسلام کی محبت کیسے اجاگر ہوئی:

علامہ ابنِ جوزی نقل فرماتے ہیں کہ حضرت شُریح بن عُبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضوان اللہ علیہ نے فرمایا، اسلام قبول کرنے سے قبل میں رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا میں نے انہیں پہلے سے مسجد میں پایا تو میں آپ کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ آپ نے سورۃ الحاقہ کی تلاوت فرمانا شروع کی، مجھے قرآن کی تالیف سے بہت تعجب ہوا، میں نے گمان کیا کہ (معاذ اللہ) شاید یہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش بھی کہتے ہیں، تو آپ نے تلاوت فرمائی، ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾﴾ [الحاقۃ: ۶۹/ ۴۰،۴۱]

(ترجمہ: بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو (کنزالایمان)) حضرت عمر فرماتے ہیں پھر میں نے سوچا کہ یہ کاہن ہیں، تو آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی، ﴿وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ط قَلِيْلًا مَّا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾﴾ (ترجمہ: اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوّت بدلہ لیتے پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا (کنزالایمان)) سورت کے آخر تک تلاوت فرمائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر اسلام میرے دل میں گھر کر گیا۔

سببِ قبولِ اسلام:

علامہ ابنِ جوزی فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے سبب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس ضمن میں چار اقوال ملتے ہیں۔

جن میں پہلا قول سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس وجہ سے آپ کا نام فاروق پڑا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے تین روز قبل اسلام قبول کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا پس میں نے پڑھا، اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تو میری ہمشیرہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اس وقت کوہِ صفاء کے پاس حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اس گھر کی جانب گیا جبکہ گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چند صحابہ کے ہمراہ بیٹھے تھے اور رسول اللہ ﷺ (اندرونی

کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کو دستک دی، تو لوگ جمع ہوگئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، کیا ہوگیا تم لوگوں کو؟ (تو حیرت سے) کہنے لگے، عمر بن خطاب......!! اسی دوران رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میرے دامن کو پکڑا، میں اپنے گھٹنوں کے بل گرے بغیر نہ رہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمر گمراہی اور فساد سے باز آؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـــهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَا شَـرِيْكَ لَـهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس پر تمام گھر والوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جسے اہلِ مسجد نے بھی سُنا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں، چاہے مریں یا جئیں!!؟ فرمایا، بے شک قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم حق پر ہی ہو چاہے موت آئے یا زندہ رہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، تو پھر خوف کیسا؟ (کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے قبل مسلمان چُھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے) قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ ضرور باہر تشریف لائیں گے اور پھر ہم آپ کو دو صفوں میں باہر لائے، ایک میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری میں، میں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تھا، ہم نے آپ کو چکی سے اڑنے والی دھول کی مثل گھیرا ہوا تھا، یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش میری اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھنے لگے اور ایسے شکستہ دِل ہوئے کہ جیسے کبھی نہ ہوئے تھے۔ پس اسی دن سے میرا نام رسول اللہ ﷺ نے "فاروق" (یعنی حق وباطل میں خوب فرق وامتیاز کرنے والے) رکھ دیا۔

دوسرا قول حضرت اُسامہ بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مروی ہے، وہ اپنے والد (زید بن اسلم) اور ان کے والد ان کے دادا (اسلم) سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا، کیا آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اپنے اسلام لانے کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کی، جی ضرور۔ فرمایا میں کوہِ صفاء کے پاس ایک گھر میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا آپ نے میرا دامن پکڑا اور فرمایا، اسلام لے آ اے ابنِ خطاب!!...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو میں نے پڑھا، "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـــهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ) فرماتے ہیں، پس مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جسے مکّہ کی گلیوں میں بھی سُنا گیا (از طبقات ابن سعد)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان اس وقت خوف زدہ رہتے تھے جب کوئی شخص اسلام لاتا اور لوگوں میں جاتا تو وہ اسے مارتے اور وہ انہیں مارتا۔ پس میں (بعد از اسلام) اپنے (کافر) ماموں کے پاس آیا اور اسے اپنے اسلام لانے کا بتایا تو اس نے اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر دیا۔ فرمایا، پھر میں قریش کے ایک اور بڑے شخص کے پاس گیا اور اپنے اسلام لانے کا بتایا تو وہ بھی اپنے گھر میں جا گھسا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کیا بات ہے کہ لوگ (اسلام لانے پر) پیٹے جاتے ہیں جبکہ مجھے کوئی نہیں مارتا!! تو ایک شخص نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اسلام کے متعلق بتائیں؟ تو میں نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ جب لوگ پتھر کے پاس بیٹھے ہوں تو فلاں کے پاس آنا اور اس سے کہنا کہ میں اپنا دین چھوڑ چکا ہوں بہت کم امکان ہے کہ وہ اس راز کو چھپائے۔ تو میں اس کے پاس گیا اور کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنا (باطل) دین چھوڑ چکا ہوں؟ تو اس نے اُونچی آواز سے پکارا کہ ابنِ خطاب اپنا دین چھوڑ چکا ہے۔ پس وہ مجھے مارنے لگے اور میں انہیں مارنے لگا تو میرے ماموں نے کہا، اے

لوگو! میں اپنے بھانجے کو اپنی پناہ میں لے چکا ہوں پس اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ تو وہ مجھ سے دور ہو گئے حالانکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ دیگر مسلمانوں کو زدوکوب کرتے رہیں اور میں دیکھتا رہوں بالآخر میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا، میں آپ کی پناہ آپ کو ردّ کرتا ہوں، کہنے لگا، ایسا مت کرو، میں نے انکار کر دیا، تو وہ کہنے لگا، تم کیا چاہتے ہو، فرمایا، (میں چاہتا ہوں کہ) اسلام کی سربلندی تک میں پٹتا رہوں اور مارتا رہوں۔

تیسرا قول حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا، میرے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ایک سرد رات جب میری ہمشیرہ کو الَمِ ولادت محسوس ہوا تو میں گھر سے نکلا اور غلافِ کعبہ کے پیچھے جا کر چھپ گیا پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور رضائے الٰہی سے کچھ نماز ادا فرمائی اور واپس تشریف لے جانے لگے، حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، میں نے کچھ ایسی چیز سنی جو اس سے قبل نہ سنی تھی، پس میں غلافِ اقدس سے باہر نکلا اور آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا۔ سرورِ اقدس ﷺ نے فرمایا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، عمر۔ فرمایا، اے عمر تم شب و روز میرے تعاقب سے باز نہ آؤ گے۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں، پس مجھے خوف ہوا کہ کہیں آپ ﷺ میرے خلاف دعا نہ فرما دیں، میں نے (فوراً) پڑھا، "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ) فرمایا، اے عمر، اسے (یعنی اپنے اسلام لانے کو) صیغۂ راز میں رکھیے۔ میں نے عرض کی، (یارسول اللہ!!) قسم ہے اس ذات مقدس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اپنے اسلام کا بھی یوں ہی (برملا) اظہار کروں گا جیسے شرک کا کیا کرتا تھا۔

چوتھا قول حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت عمر

ؓ تلوار اُٹھائے نکلے، تو ان سے قبیلہ بنی زہرہ کے ایک شخص نے پوچھا، اے عمر کہاں کا اِرادہ ہے!؟ کہا، میں محمد (ﷺ) کو (معاذ اللہ!) قتل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا، لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو قبیلہ بنی ہاشم و بنی زہرہ سے کیسے خود کو بچا لو گے؟ حضرت عمر ؓ نے اس سے کہا، مجھے لگتا ہے کہ تم بھی اپنا دین چھوڑ چکے ہو!! وہ شخص کہنے لگا، اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی تمہارے دین کو چھوڑ چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر ؓ اُلٹے قدموں لوٹے اور ان کے پاس پہنچے جبکہ ان کے پاس ایک مہاجر صحابی بھی موجود تھے جنہیں خبّاب کہا جاتا، خبّاب نے جب حضرت عمر ؓ کی آہٹ پائی تو گھر میں کہیں چھپ گئے۔ حضرت عمر اُن دونوں (بہن و بہنوئی) کے پاس آئے اور کہا، یہ سرگوشی کیسی تھی جو میں نے تمہارے پاس سے سُنی؟، حالانکہ وہ لوگ سورۂ طٰهٰ کی تلاوت کر رہے تھے، مگر انہوں نے کہا ہم تو باہم کچھ (حق) باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے کہا، لگتا ہے تم دونوں اپنا دین چھوڑ چکے ہو؟ تو ان کے بہنوئی نے کہا، اے عمر، کیا تمہیں معلوم ہے کہ حق تو تمہارے دین کے علاوہ ہی (حاصل ہو سکتا) ہے؟ تو حضرت عمر ؓ اُن پر چڑھ گئے اور خوب زدوکوب کیا ان کی بہن نے انہیں اپنے شوہر سے دور کرنے کی کوشش بھی کی مگر آپ ؓ نے اپنی بہن کے رخسار پر طمانچہ رسید کر دیا جس کے سبب آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر خون جاری ہو گیا اور غضبناک ہو کر فرمانے لگیں، اے عمر!! حق تمہارے دین کے علاوہ ہی ہے، "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ)، پھر جب حضرت عمر ؓ مایوس ہو گئے تو کہا، مجھے وہ کتاب (قرآن) دو جو تمہارے پاس ہے!! میں بھی تو پڑھوں۔ کیونکہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ تو آپ کی ہمشیرہ نے فرمایا، تم ناپاک ہو، اور اسے (یعنی قرآن کو) نہ چھوئیں مگر باوضو، کھڑے ہو غسل کرو یا وضو کرو، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر قرآن مجید اُٹھایا اور سورۂ طٰہٰ ﴿**اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ**﴾ [طہ: ۲۰/۱۴] (ترجمہ: بےشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ (کنزالایمان)) پڑھتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے محمد (ﷺ) کا پتہ بتاؤ۔ جب خباب نے ان کو یہ کہتے سُنا تو واپس کمرے سے باہر آگئے اور کہنے لگے، مبارک ہو اے عمر! مجھے گمان ہے کہ جمعرات کو جو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا فرما، وہ تمہارے حق میں قبول ہوگئی ہے۔ اور کہنے لگے، (اس وقت) رسول اللہ ﷺ اس گھر میں ہیں جو کوہِ صفاء پر ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ چل دیئے یہاں تک کہ اس گھر تک پہنچے، دروازے پر حضرت حمزہ اور طلحہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگئے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو فرمایا، اگر اللہ نے عمر سے بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو یہ اسلام لے آئیں گے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کرلیں گے، اور اگر اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوگی تو ان کا قتل ہم پر آسان ہوگا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ اندر تشریف فرما تھے اور آپ کو وحی فرمادی گئی تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تشریف لائے آپ کے دامن و تلوار کو تھاما اور فرمایا، اپنی گمراہی وفساد سے باز آجاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں مغیرہ بن مغیرہ کی طرح رسوا ہونے سے بچالے، اور دعا فرمائی،

اے اللہ! عمر بن خطاب کو ہدایت عطا فرما، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعہ اور وسیلے سے عزت عطا فرما، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا، "**اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**"۔ اور عرض کی، یارسول اللہ! (اس خوف کے چنگل سے) باہر تشریف لے آیئے۔

آپ کی رائے کی موافقت میں آیات کا نزول:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں (اپنی رائے میں) تین باتوں میں اپنے رب عزوجل کے موافق ہوا، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر ہم مقامِ ابراہیم (علیہ السلام) کو مُصلّٰی بنالیں......!؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿**وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ط**﴾ [البقرۃ: ۲/۱۲۵] (ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (کنزالایمان)) اور میں نے عرض کی، یارسول اللہ! آپ کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں ہر نیک وفاجر حاضر ہوتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم صادر فرمائیں تو......!! تو آیتِ حجاب نازل ہوئی۔ اور تیسری موافقت یہ کہ رسول اللہ ﷺ پر غیرت کرنے میں آپ کی ازواج میں اختلاف ہوا تو میں نے ان سے کہا: ﴿**عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ**﴾ الآیۃ [التحریم: ۶۶/۵] (ترجمہ: ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دیدیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے (کنزالایمان)) تو یوں ہی آیت نازل ہوئی۔

فضیلتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ از قرآن مجید:

☆ **یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ** 

[الانفال: ۸/۶۴] (ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے (کنزالایمان))

"شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل ہوئی" الخ (تفسیر خزائن العرفان)

آپ کے مناقب میں چند احادیثِ مبارکہ:

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ میں نے خواب میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے گئے، اُن پر قمیصیں تھیں، ان میں کسی کی قمیص سینہ تک تھی اور کسی کی اس سے بھی کم مگر جب مجھ پر عمر پیش کئے گئے تو آپ پر ایسی (بڑی) قمیص تھی جسے آپ کھینچ رہے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اس (قمیص) سے کیا تاویل فرمائی؟ فرمایا، دین۔

(صحيح البخاري، كتاب (٦٢) فضائل أصحاب النبي ﷺ، الحديث: ٣٦٩١)

(۲) علامہ ابنِ جوزی نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا، بروزِ قیامت اسلام آئے گا اور تمام لوگوں سے مصافحہ کرے گا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے گا تو آپ کا دستِ اقدس تھام کر وسطِ آسمان تک لے جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب! میں خون و اہانت کا شکار تھا تو اس شخص نے مجھے غالب کیا پس تُو اسے کافی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے فِرشتے آئیں گے اور آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو جنت میں لے جائیں گے حالانکہ (عام) لوگ ابھی (اپنے اعمال کے) حساب میں پھنسے ہوں گے۔

(مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه مؤلفه العلامة ابن الجوزي، الباب الحادي عشر في ظهور الإسلام بإسلامه)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آسمان میں کوئی فِرِشتہ ایسا نہیں جو عمر کی توقیر نہ کرتا ہو اور زمین پر کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر سے نہ بھاگتا ہو۔

(تاریخ ابنِ عساکر، حدیث: ۹۵۱۳)

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے آخری مرض میں عرض کی گئی، آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیوں مقرر فرمایا؟ فرمایا، میں عرض کروں گا، میں نے ان پر ان میں سب سے بہترین شخص کو مقرر کیا۔

(طبقات ابن سعد، ذکر استخلاف عمر رضی اللہ عنہ، ۲۷۴/۳)

آپ کی شہادت:

آپ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤہ فیروز نے دورانِ نماز ۲۴ ذی الحجہ ۲۳ھ بمطابق ۳ نومبر ۶۴۴ء کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾۔

آپ کے چند زریں فرمودات:

☆ میں اللہ کی بارگاہ میں کمزور امانت دار اور طاقتور خائن کا شکوہ پیش کرتا ہوں۔

☆ اغنیاء کے پاس جانا، فقراء کے لئے فتنہ ہے۔

☆ لوگوں میں خوش اخلاق کے ذریعہ گھل مل جاؤ اور اعمال کے ذریعہ ممتاز ہو جاؤ۔

☆ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، کنجوسی، شہوت پرستی اور خود پسندی۔

☆ شراب لالچ سے زیادہ لوگوں کی عقل پر غالب نہیں آتی۔

☆ جو زیادہ ہنستا ہے اس سے خوف (خدا) کم ہو جاتا ہے۔

☆ بے شک لوگ اس وقت تک استقامت والے نہیں ہو سکتے جب تک ان کے ائمہ و رہنما صاحبِ استقامت نہ ہو جائیں۔

☆ رعایہ امام کی جانب امانت ہیں جو اس نے اللہ کو ادا کرنی ہے، پس جب امام آسودہ ہوگا تو رعایہ بھی آسودہ ہوگی۔

☆ میرے نزدیک سب سے محبوب شخص وہ ہے جو مجھے میرے عیب بتائے۔

☆ اے گروہِ قراء! رزق تلاش کرو اور لوگوں کے در پر نہ جاؤ۔

☆ بھائیوں سے ملنا غموں کو دور کرتا ہے۔

☆ جو اپنے راز کو پوشیدہ رکھے، اختیار اسی کے ہاتھ رہتا ہے۔

☆ بہانہ کرنے والوں سے بچو، کہ ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ کاش میں ایک تنکا ہوتا یا کاش میں کچھ بھی نہ ہوتا اور میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔

حضراتِ شیخینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مندرجہ بالا مناقب اس ناچیز نے تبرّ کاً مختصر طور پر پیش کئے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے معصوم فرِشتوں کے سردار جبریلِ امین علیہ السلام نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علی صاحبہا میں عرض کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے کے لئے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہری عمر (یعنی، ساڑھے نو سو برس) بھی ناکافی ہے اور حضرت عمر تو صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہما) کی نیکیوں سے ایک نیکی ہیں۔ ہاں البتہ مزید تفصیل کے لئے مصنف (امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ) کی تاریخ الخلفاء کا مطالعہ ان شاء اللہ قارئینِ کرام کے تسکینِ قلوب کا سبب ہوسکتا ہے۔

مترجم غفرلہٗ

فصل سوم

کچھ مؤلف (امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ) کے بارے میں

آپ کا اسمِ گرامی:

عبد الرحمٰن بن کمال ابوبکر بن محمد بن محمد بن سابق الدین بن فخر عثمان بن ناظر الدین محمد بن سیف الدین خضر بن نجم الدین ابو الصلاح ایوب بن ناصر الدین محمد بن شیخ ہمام الدین ہمام خضیری سیوطی۔

آپ کی ولادت کے ایک ہفتہ بعد آپ کے والد نے آپ کا نام عبد الرحمٰن اور لقب جلال الدین رکھا۔

آپ جب اپنے شیخ قاضی القضاۃ عز الدین احمد بن ابراہیم کنانی کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے آپ کی کنیت پوچھی تو امام جلال الدین سیوطی نے عرض کی میری کوئی کنیت نہیں تو فرمایا، ابو الفضل۔

آپ کی پیدائش:

امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ میں اتوار کی شام بعد مغرب رجب ۸۴۹ھ میں پیدا ہوا۔ اور مجھے شیخ محمد مجذوب جو کہ بہت بڑے ولی تھے، کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

یوں ہی امام صاحب نے فرمایا کہ میری تعلیمی مرحلے کی ابتدا یتیمی کی حالت میں ہوئی پھر میں نے قرآن مجید حفظ کیا، پھر (ابنِ دقیق عید کی) شرح عمدۃ

الاحکام، (امام نووی کی) منہاج، (علامہ بیضاوی کی) منہاج الوصول الی علم الاصول اور الفیہ بن مالک حفظ کیں۔آپ کے والد کا وصال شبِ پیر، ۵صفر ۸۵۵ھ کو ہوا۔

آپ کے علمی سفر:

امام جلال الدین سیوطی نے جن جگہوں پر علمی سفر اختیار فرمائے ان میں شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور سوڈان کے شہر شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب میں نے حج کیا تو آبِ زم زم پیتے وقت جو دعائیں یا آرزوئیں تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں کہ میں فقہ میں شیخ سراج الدین بلقینی اور حدیث میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی کے مرتبہ کو پہنچ جاؤں۔

آپ کا علمی مقام:

امام صاحب نے خود فرمایا کہ مجھے سات علوم میں عبور عطا فرمایا گیا، تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، اہلِ عرب و بلغاء کے طرز پر نہ کہ عجمی اور فلاسفہ کے طرز پر۔مزید فرمایا کہ میں ابتدائے تعلم کے زمانے میں منطق میں کچھ پڑھا کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس کی کراہت راسخ فرمادی، اور میں نے سنا کہ ابن الصلاح نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو اس وجہ سے پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے علمِ حدیث عطا فرمایا جو کہ اشرف العلوم ہے۔

آپ کا زہد و مرتبہ:

جب آپ چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو گوشہ نشینی اختیار فرمالی اور عبادت کی غرض سے درویشانہ زندگی بسر کرنے لگے دنیا اور اہلِ دنیا کو یوں چھوڑ دیا کہ گویا کسی کو جانتے ہی نہ تھے۔ پھر اپنی تالیفات و تحریرات میں مصروف ہوگئے، تدریس و اِفتاء بھی

ترک فرمادیا جس کا عذر آپ نے اپنی تالیف ''التنفیس'' میں پیش فرمایا۔امراء و اغنیاء آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ کو مال و زر پیش کرتے مگر آپ انہیں لوٹا دیتے۔ کبھی حاکم کے در پر نہ جاتے حالانکہ حاکمِ زمانہ نے بارہا آپ کو طلب کیا مگر نہ گئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں تو میں نے ان سے ایک کتاب کا تذکرہ کیا اور حدیثیں جمع کرتا گیا، اور وہ کتاب ''جمع الجوامع'' ہے۔میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی، کیا میں آپ کی خدمتِ اقدس میں کچھ حدیثیں سنا سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا، پڑھو اے شیخ الحدیث!۔امام صاحب فرماتے ہیں، میرے نزدیک یہ بشارت دنیا و مافیہا سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

آپ کی چند مؤلفات:

- ☆ الإتقان في علوم القرآن
- ☆ الدر المنثور في التفسير المأمور
- ☆ لباب النقول في أسباب النزول
- ☆ مفحمات الأقران في مبهمات القرآن
- ☆ الإكليل في استنباط التنزيل
- ☆ تكملة تفسير الشيخ جلال الدين المحلي (تفسير الجلالين)
- ☆ حاشية على تفسير البيضاوي
- ☆ تناسق الدرر في تناسب السور
- ☆ شرح الشاطبية

- ☆ الألفية في القراءات العشر
- ☆ شرح ابن ماجه
- ☆ تدريب الراوي في شرح تقريب النووي
- ☆ إسعاف المبطأ برجال المؤطأ
- ☆ اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة
- ☆ النكت البديعات على الموضوعات
- ☆ شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور
- ☆ تبييض الصحيفة في مناقب الإمام أبي حنيفة رضی اللہ عنہ
- ☆ البدور السافرة عن أمور الآخرة
- ☆ الطب النبوي
- ☆ الرياض الأنيقة في شرح أسماء خير الخليقة (صلی اللہ علیہ وسلم)
- ☆ الروض الأنيق في فضل الصديق رضی اللہ عنہ (جوکہ بحمداللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الغرر في فضائل عمر رضی اللہ عنہ (جوکہ بحمداللہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- ☆ الأشباه والنظائر
- ☆ جمع الجوامع
- ☆ الخصائص الكبرىٰ
- ☆ ترجمة النووي
- ☆ ديوان عشر
- ☆ شرح بانت سعاد

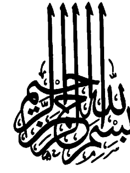
- ☆ تحفة الظرفاء بأسماء الخلفاء
- ☆ الحاوي للفتاوى
- ☆ الأحاديث الحسان في فضل الطيلسان
- ☆ طبقات الحفاظ
- ☆ تاريخ أسيوط
- ☆ تاريخ الخلفاء وغيرها

آپ کا وصال:

آپ نے ۶۱ برس، ۱۰ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر میں، جمعۃ المبارک کی صبح 19 جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ آپ کے مزارِ پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی تعلیمات سے درس اور آپ کے خوانِ نعمت سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد فرحان قادری رضوی عفی عنہ



اربعینِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الرّوض الانیق فی فضل الصّدّیق رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

مقدمہ مؤلف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اس امت میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو سب سے بہترین کیا اور یقین وتصدیق کی زیادتی کے ساتھ ان کے مقام کو بلند فرمایا اور بالتحقیق انہیں شیخ الاسلام بنایا۔ میں اسی کی خوبیاں بیان کروں کہ اسی کو سب خوبیاں سزاوار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ کے سواء کوئی معبودِ برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو گواہ کی ہر تنگی کو کشادہ کردے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندۂ خاص اور اس کے رسول وغیب بتانے والے نبی اور رفیقِ اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ وازواج وذُرِّیَّت پر درود وسلام نازل فرمائے جو صاحبِ ہدایت وتوفیق ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد، یہ کتاب جس کا نام میں نے ''الروض الأنيق في فضل الصديق رضی اللہ عنہ'' رکھا ہے اس کتاب میں، میں نے چالیس ایسی مختصر حدیثیں نقل کی ہیں جو ان کے یاد کرنے والے نیکوکار کے لئے آسان ہیں۔ اور میں اللہ سے سُوال کرتا ہوں کہ اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی جانب انتساب کی برکت سے ہمیں فائدہ بخشے اور ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دارُ الزلفاء (مقامِ قُرب) میں جمع فرمائے۔ آمین آمین آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! اللہ اور مومنوں نے انکار کر دیا کہ آپ کی ذات پر اختلاف کریں۔[۱] امام احمد نے اس کی تخریج فرمائی۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر وعمر جنت کے درمیانی (ادھیڑ) عمر والے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء و رسولوں کے۔[۲] اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔

(۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) اس حدیث کی تخریج ضیاء نے اپنی مختار میں

---

[۱] اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۲۲۶ پر (۱/ ۲۰۵) اور ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳/ ۱۸۰) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۹۰۴ پر حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۱۵/ ۳۳۰)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۶۴ پر باب مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیہما میں، امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۱۰۰ پر حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اَصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

کی اور کئی (محدثین) نے جمع کیا۔[۱]

(۴) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔[۲] اس حدیث کو امام بارودی اور ابونعیم وغیرہما نے تخریج کیا۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔[۳] اس حدیث کی ابنِ نجّار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے اپنی تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر رضی اللہ عنہ میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور علی رضی اللہ عنہ میرے چچا زاد اور میرے بھائی ہیں اور میرے عَلَم بردار ہیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے۔ اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے کبیر میں اور ابنِ عدی نے کامل میں اور ان

---

[۱] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۷۰۰۲ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت سے (۱۵/ ۴۶۳)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ رضی اللہ عنہم میں، و دیگر نے نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ابنِ عبدالبرّ نے الاستیعاب میں (۱/ ۴۰۱) نقل کیا۔

[۳] س حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۸/ ۴۵۹) نقل کیا۔

کے علاوہ دیگر نے کی۔[1]

(۷) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر میری امت کے سب سے بڑے مہربان ورحم کرنے والے ہیں، اور عمر میری امت میں بہتر اور سب سے بڑھ کر انصاف کرنے والے ہیں، اور عثمان بن عفان میری امت میں سب سے زیادہ حیا فرمانے والے اور معظّم ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے صاحبِ استقامت اور شجاعت مند ہیں، اور عبداللہ بن مسعود میری امت کے نیک تر اور احسان کرنے والے ہیں اور ابوذر میری امت کے زاہد تر اور سچے ہیں، اور ابودرداء میری امت کے بڑے عبادت گزار و متقی ہیں، اور معاویہ بن ابی سفیان بہتر حاکم و بڑے سخی ہیں۔ اس حدیث کو ابنِ عسا کر نے تخریج کر کے ضعیف[2] قرار دیا، اور ان کے علاوہ دیگر نے بھی اس حدیث کی تخریج کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر و عمر اگلوں میں بہترین ہیں، آسمان وزمین والوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء ومرسلین (علیہم السلام) کے۔[3] اسے ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے کنیٰ میں اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۱۶۱۶ پر (۸۳/۶)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۸۲ے۱ پر (۱/ ۴۳۷) اور قزوینی نے التدوین فی اخبارقزوین (۱۶۴/۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

[2] معلوم ہونا چاہئے کہ ضعیف حدیثیں فضائل میں مقبول ہوتی ہیں ۱۲ مترجم یہ حدیث علاؤالدین علی متقی نے کنزالعمال میں حدیث نمبر:۳۳۶۷ پر نقل کی۔

[3] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۶۸ پر (۱۸۰/۲)، ابنِ جوزی نے العلل المتناہیہ میں حدیث نمبر:۳۱۱ پر احادیث فضل ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے باب میں (۱/ ۱۹۸)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں حدیث نمبر:۱۴۳۷ پر (۱۱۱/۲) اور حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر:۳۷۹ پر (۹۴/۲) نقل کیا۔

(۹) حضرت عکرمہ بن عمار سے مروی، وہ اِیاس بن سَلَمہ بن اَکْوَع سے، وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے بعد تمام لوگوں میں بہترین ہیں سوائے انبیاء کے۔[1] اس حدیث کو ابنِ عدی نے اور طبرانی نے کبیر میں اور ان دونوں کے علاوہ دیگر نے تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے ساتھی و میرے یارِ غار ہیں، ان کے (بلند) مرتبہ کو جان لو! پس اگر میں (سوائے اللہ کے) کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔[2] اس حدیث کو امام احمد نے زوائدِ مسند میں اور دیلمی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے میری روح میرے جسم میں۔[3] اسے ابنِ نجار نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ (علیہ السلام)

---

[1] اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں (۲۷۶/۵)، ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور عجلونی نے کشف الخفاء میں حدیث نمبر:۵۱ پر (۳۲/۱) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۶۰۳ پر (۱/ ۳۹۶)، ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۲۶/۵) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۴۲/۹) نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے کنزالعمال میں حدیث نمبر:۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۶۲۸/۱۱)۔

سے۔[۱] اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اور دیگر نے کی۔

(۱۳) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اور ابو بکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔[۲] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہترین ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔[۳] اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر اللہ کی جانب سے آگ سے آزاد شدہ ہیں۔[۴] اسے ابو نُعَیم نے معرفہ میں تخریج کیا۔

---

۱ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۱۱/۳۸۴)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۵/ ۲۰۷) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۵/ ۷۵) نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۰ پر (۱/ ۴۳۷) نقل کیا۔

۳ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۳ پر (۱/ ۴۳۸) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۵/۲۵۲) نقل کیا۔

۴ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۷۹ پر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نقل کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ کی جانب سے جہنم سے آزاد شدہ ہیں۔ تو اس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام عتیق ہو گیا۔ اور مزی نے اس حدیث کو تہذیب الکمال میں (۱۵/۲۸۴) نقل کیا۔

(۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابو بکر میرے قائم مقام وزیر ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہیں اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسا کہ میں آپ سے ہوں اے ابو بکر! آپ میری امت کی شفاعت فرمائیں گے۔[۱] اس حدیث کو ابنِ نجّار نے تخریج کیا اور حضرت عمر کا یہی وصف بیان کیا کیونکہ انہیں اِلہام ہوتا اور ان کی زبان پر فرشتے بولتے تھے پس جان لو!!۔

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ جنت دیکھ لیتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ارے ابو بکر!...... آپ تو جنت میں داخل ہونے والوں میں میری امت کے پہلے شخص ہیں۔[۲] اس حدیث کو امام ابو داؤد وغیرہ نے تخریج کیا۔ اور امام حاکم نے دوسری سند سے اسے صحیح قرار دیا۔

(۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جبریل میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے کہا، میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ عرض کی، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) وہی آپ کے بعد آپ کی امت کے والی ہیں اور وہی

---

۱ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۲ پر (۱/ ۴۳۷) نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۴۶۵۲ پر باب فی الخلفاء میں اور امام احمد نے اپنی فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۲۵۸ پر (۱/ ۲۲۱) نقل کیا۔

آپ کی امت میں سب سے افضل ہیں۔[1] اسے دیلمی نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل حاضر ہوئے، مجھ سے عرض کی، اے محمد (ﷺ)! بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ ابو بکر (ؓ) سے مشورہ لیں۔[2] اسے تمام (الرازی) نے تخریج کیا۔

(۲۰) حضرت ابو درداء ؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت ابو بکر ؓ سے آگے آگے چل رہا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا، کیا تو ایسے شخص سے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں، بیشک ابو بکر ہر اس شخص سے بہتر ہیں جس پر شب و روز کا گزر رہے۔[3] اور ابو نُعیم نے اس حدیث کو فضائل صحابہ میں روایت کیا اس کے الفاظ یہ ہیں کہ، کیا تو ایسے شخص کے آگے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ ہر وہ شخص جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے، ابو بکر ان سب سے بہتر ہیں، انبیاء و مرسلین کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔[4] (یعنی آپ ؓ بعد الانبیاء علیہم السلام سب سے افضل ہیں)

---

[1] اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۳۱ پر (۱/۴۰۴) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں ذکر اختصاصہ بامر اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بمشاورتہ میں نقل کیا۔

[3] ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو ابن سہل واسطی نے تاریخ واسط میں باب محمد بن عبد الخالق العطار میں (۱/ ۲۴۸) نقل کیا اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں یوں نقل کیا کہ حضرت ابو درداء ؓ سے مروی ہے مجھے نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ میں ابو بکر ؓ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو فرمایا، کیا آپ ابو بکر کے آگے چلتے ہیں، انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) کے بعد سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

[4] ان الفاظ کے ساتھ خیثمہ بن سلیمان نے من حدیث خیثمہ میں (۱/۱۳۳) نقل کیا۔

(۲۱) حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے میزان (ترازو) کے پلڑے کے پاس لایا گیا اور مجھے اس میں رکھ دیا گیا اور میری امت کو لایا گیا اور انہیں دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا تو میں اپنی امت پر غالب رہا، پھر مجھے اُٹھا لیا گیا اور ابو بکر کو لایا گیا پھر انہیں ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر ابو بکر کو اُٹھا لیا گیا اور عمر بن خطاب کو لایا گیا اور انہیں بھی ترازو کے اس پلڑے میں رکھا گیا تو وہ (بھی) میری امت پر غالب رہے۔ پھر اس میزان (ترازو) کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا جبکہ میں اسے دیکھ رہا تھا۔[1] اس حدیث کو ابو نُعیم نے فضائل میں تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عَمْرو بن العاص ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے نزدیک عورتوں میں سب سے محبوب عائشہ ہیں اور مردوں میں ان کے والد (یعنی صدیقِ اکبر ؓ) ہیں۔[2] اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو اختصار کے ساتھ امام ابنِ ابی شیبہ نے المصنف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۶/۳۵۲)، امام ابنِ ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۱۳۸ پر (۲/ ۵۳۹) اور امام طبری نے الریاض النضرۃ میں (۱/۲۷۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر رجحان کل واحد منہم جمیع الامہ میں نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۴۳۵۸ پر کتاب (۶۴) المغازی، باب (۶۵) غزوۃ ذات السلاسل میں یوں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص ؓ کو ذات السلاسل کے لشکر کے لئے ترغیب دلائی، حضرت عمرو بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ، میں نے عرض کی مَردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی ابو بکر ؓ) میں نے عرض کی، پھر کون؟ فرمایا عمر، یونہی کئی صحابہ کے نام گنواتے رہے، تو میں مزید پوچھنے سے اس خوف کے سبب خاموش رہ گیا کہ کہیں مجھے ان سب سے آخر میں قرار نہ فرمادیں۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اور ابوبکر اور عمر بروزِ قیامت ساتھ جمع ہوں گے (یہ بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت، بیچ والی مبارک اُنگلی اور اس کے ساتھ والی انگشتِ مقدس آپس میں ملائیں، اور فرمایا) اور ہم، لوگوں پر مہربان ہوں گے۔[۱] اس کی تخریج حکیم ترمذی نے کی۔

(۲۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں بروزِ قیامت ابوبکر وعمر کے درمیان جمع ہوں گا یہاں تک کہ میں حرمین شریفین (یعنی مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ) کے درمیان آؤں گا۔ پھر میرے پاس اہلِ مدینہ اور اہلِ مکہ (اپنی قبروں سے اُٹھ کر) حاضر ہوں گے۔[۲] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۵) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے عائشہ!) اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلایئے تا کہ میں ان کے لئے ایک مکتوب لکھ دوں، مجھے خوف ہے کہ کوئی شخص تمنّا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا) حق دار ہوں، حالانکہ (حقِ خلافت میں) اللہ اور تمام مومنین ابوبکر کے سواء سب کا انکار کرتے ہیں۔[۳] اس حدیث کو امام احمد و مسلم نے تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو حکیم ترمذی نے نوادرالاصول فی احادیث الرسول میں (۱۴۲/۳) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں یوں بیان کیا کہ میں ابوبکر وعمر کے درمیان بروزِ قیامت آؤں گا پھر حرمین (مکہ و مدینہ) کے درمیان نماز پڑھوں گا پھر اہلِ مکہ واہلِ مدینہ میرے پاس حاضر ہوں گے (۵۷/۴)۔

[۳] اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۵۹۸ پر ذکر ﷺ الی ما اشار بہ فی ابی بکر ؓ میں (۵۶۴/۱۴) اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۲۳۸۷ پر کتاب فضائل الصحابۃ ؓ میں نقل کیا۔

(۲۶) حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابوبکر وعمر۔[۱] اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور اسے حدیثِ حسن قرار دیا۔

(۲۷) حضرت ابو درداء ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ان دونوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں، ابوبکر اور عمر پس یہ دونوں اللہ کی مضبوط رسّی ہیں جس نے انہیں تھام لیا تو بلاشبہ ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جس کے لئے کوئی جُدائی نہیں۔[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۲۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب میرا وصال ہوجائے اور ابوبکر اور عمر کا وصال ہوجائے، تو اگر تم سے ہو سکے کہ مرجاؤ تو مرجانا۔[۳] اس حدیث کو ابونعیم نے حلیہ میں اور ابن عساکر نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت سمرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے مامور فرمایا گیا کہ میں خواب کی تعبیر ابوبکر سے معلوم کروں۔[۴] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ سب سے بہتر خوابوں کی تعبیر بیان کرتے۔

---

[۱] اس حدیث کو امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں مقدمہ میں حدیث نمبر: ۹۷ پر باب فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ میں اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۶۲ پر کتاب (۵۰) المناقب، باب (۱۶) فی مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیہما میں نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام طبری نے الریاض النضرۃ میں حدیث نمبر: ۲۲۵ پر اور امام طبرانی نے مسند الشامیین میں حدیث نمبر: ۹۱۳ پر (۵۷/۲) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۸۳/۷) نقل کیا۔

[۴] اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۶۲۳ پر (۴۰۴/۱) نقل کیا۔

(۳۰) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی اور میرے لئے میرے صحابہ سے چار کو چُن لیا اور انہیں میرے بہترین صحابی بنایا جبکہ میرے ہر صحابی میں خیر ہی ہے (وہ چار): ابو بکر و عمر و عثمان و علی۔ اور میری امت کو تمام امتوں سے فضیلت عطا فرمائی اور مجھے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا، پھر دوسرا اور تیسرا زمانہ پے در پے (بہتر) ہیں پھر چوتھا زمانہ علیحدہ ہے۔[1] اس حدیث کو ابو نُعیم نے اور خطیب بغدادی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ غریب ہے اور ابن عساکر نے بھی تخریج کیا۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے صحابہ میں سے چار سے (زیادہ) محبت کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ ان سے محبت کیجئے: ابو بکر، عمر، عثمان اور علی۔[2] (رضی اللہ عنہم اجمعین) اسے ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۳۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں کے ذریعہ میری مدد فرمائی ہے دو آسمان والے: جبریل اور میکائیل اور دو زمین والے: ابو بکر اور عمر۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی اور ابنِ عساکر نے، اور امام طبرانی نے اپنی معجم

---

[1] اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر:۱۲۰۴ پر (۳/۱۶۲) اور موضع اوہام الجمع والتفریق میں حدیث نمبر:۳۵۶ (۲/۳۱۲) پر نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۳/۳۰۸) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر:۷۵۸ (۳/۲۸۹) پر نقل کیا ہے۔

کبیر میں تخریج کیا۔[1]

(۳۳) حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا اس کے پاس، لہٰذا اس بندے نے اللہ کے ہاں رہنے کو چُن لیا۔ تو یہ سن کر ابو بکر ؓ رونے لگے (کیونکہ آپ ؓ اپنی کمال فراست کے سبب جان گئے تھے کہ نبی کریم ﷺ اپنے وصال مبارک کی خبر دے رہے ہیں)، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر مت روئیے! تمام لوگوں میں اپنی صحبت و مال کے اعتبار سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والے ابو بکر ہی ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو دلی دوست بناتا تو میں ابو بکر کو دوست بناتا لیکن آپ اسلام کا بھائی چارا اور اس کی دوستی ہیں۔ مسجد میں تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔[2] اس حدیث کو امام مسلم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت معاذ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے شایانِ شان سرِ عرش ناپسند فرماتا ہے کہ ابو بکر (زمین پر) غلطی کریں (یعنی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلطیوں سے محفوظ فرمالیا ہے)۔[3] اسے حارث بن ابی اسامہ نے تخریج کیا۔

---

[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۱۱۴۲۲ پر (۱۱/۴۷۹) نقل کیا۔

[2] اس حدیث کو امام بخاری نے اختلافِ الفاظ کے ساتھ اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۳۴۵۴ پر باب قول النبی ﷺ: سدوا الابواب، الخ میں، امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۵۹۴ پر (۱۴/۵۵۸) پر اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۲۳۸۱ پر کتاب فضائل الصحابہ ؓ باب من فضائل ابی بکر الصدیق ؓ میں نقل کیا۔

[3] اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۶۵۹ پر (۱/۴۲۱) اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر:۱۲۴ (۲۰/۶۷) پر نقل کیا۔

(۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اپنی امت سے ابوبکر وعمر سے محبت کی یوں ہی امید رکھتا ہوں جیسے ان کے لئے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے (یعنی ایمان) کی خواہش ہے۔[1] اس حدیث کو دیلمی نے تخریج کیا۔

(۳۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک ابوبکر خوابوں کی تاویل بیان کرتے ہیں اور بلاشبہ نیک خواب نبوت کا حصہ ہیں۔[2] اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے رحم دل ابوبکر ہیں، اللہ کے دین میں شدید تر عمر ہیں، حیاء میں سچے عثمان ہیں، اور فیصلہ صادر فرمانے میں منصف علی بن ابی طالب ہیں، علمِ میراث میں زید بن ثابت، اور قرآن مجید کی قرأت میں ابی بن کعب، اور حلال وحرام کے علم میں معاذ بن جبل برتر، سنو! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔[3] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔ (خیال رہے کہ جو خوبیاں دیگر صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں فرداً فرداً پائی جاتی ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تنہا ان خوبیوں کا پیکر ہیں ۱۲ مترجم)

(۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بیشک ہر نبی کے کچھ خاص صحابہ ہوتے ہیں اور میرے صحابہ سے دوخاص ابوبکر اور عمر

۱ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۶۷ (۱/ ۵۹) پر نقل کیا۔
۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۷۰۵۷ پر (۷/ ۲۶۰) نقل کیا۔
۳ اس حدیث کو امام بیہقی نے اپنی سنن کبریٰ میں حدیث نمبر: ۱۱۹۶۷ پر (۶/ ۲۱۰) اور امام ابویعلی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۷۶۳ پر (۱۰/ ۱۴۱) نقل کیا۔

ہیں۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس کے لئے سب سے پہلے زمین کھلے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر وعمر کے لئے کھلے گی، ہم (تینوں) جمع ہوں گے اور بقیع کی جانب جائیں گے بعد ازاں اہلِ بقیع میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا تو وہ بھی میرے ساتھ جمع ہو جائیں گے اور ہم حرمین کے درمیان بھیجے جائیں گے۔[2] اس حدیث کو امام ترمذی نے تخریج کیا اور فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں بھی شعر کہے ہیں؟ عرض کی، جی ہاں، فرمایا، پڑھئے میں بھی سنوں!! (حضرت حسان فرماتے ہیں) میں نے پڑھا:

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيْفِ وَقَدْ ——— طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلاَ
وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا ——— مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلاَ

ترجمہ: دو جان سے جب وہ دونوں بلند غار میں تھے اور دشمن ان پر گزرے جب وہ پہاڑ پر چڑھے، اور وہ تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں بے شک لوگوں

۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۰۰۸ پر (۱۰/ ۷۷) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۵۰۰۵ پر (۳/ ۳۳۴) نقل کیا۔
۲ اس حدیث کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۶۸۹۹ پر (۱۵/ ۳۲۴)، امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۳۷۳۲ (۲/ ۵۰۵) پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے علاوہ امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۶۹۲ پر باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں نقل فرمایا۔

نے جان لیا کہ مخلوق میں ان کے برابر کوئی شخص نہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (دندانِ مبارک) نظر آنے لگے اور فرمایا، اے حسان! آپ نے سچ کہا ان کی شان ایسی ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا۔[1] اس حدیث کو ابنِ عدی اور امام ابن عساکر نے تخریج کیا ہے۔

جان لو! کہ اس بیان میں بے شمار احادیث ہیں مگر یہ رسالہ اس موضوع کی معلومات چاہنے والے کے لئے مختصر بیان ہے۔

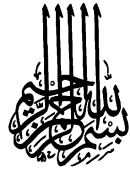
اور تمام خوبیاں اللہ کو جس کی بادشاہی ہے وہی اول و آخر، ظاہر و باطن مالک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی آل واصحاب اور ازواج وذُرِّیّات پر اور ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت خوب خوب سلامتی نازل فرمائے۔

اور اللہ ہمیں کافی پھر اللہ ہی کو خوبیاں اور درود اس کے رسول ﷺ پر۔

اللہ مَلِک (بادشاہ) وَوَہّاب (خوب عطا فرمانے والے) کی مدد سے کتاب مکمل ہوئی

---

۱ اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۳۵۰ پر باب من اسمہ الجراح میں (۱۶۰/۲)، اور ابنِ سعد نے طبقات میں (۱۷۴/۳) نقل کیا۔



اربعین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اردو ترجمہ

الغرر فی فضائل عمر رضی اللہ عنہ

تالیف

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ (متوفی ۹۱۱ھ)

مترجم

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

مقدمہ مؤلف

تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے اپنے بندوں سے جسے چاہا شرف ومنزلت بخشی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی بے راہ روی اور سعادت مندی کا مالک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں جنہوں نے راہِ ہدایت کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل واصحاب اور بزرگ ائمہ کرام پر درود وسلام نازل فرمائے۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد، یہ کتاب جسکا نام میں نے "الغُرَر فِيْ فَضَائِلِ عُمَرَ (رضی اللہ عنہ)" رکھا ہے اس میں، میں نے چالیس حدیثیں ان کی تخریج کرنے والوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان احادیث کے غریب الفاظ اور اُن میں دشوار یا مشتبہ اُمور کو بیان کرتے ہوئے لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے نفع بخش بنادے آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر وعمر جنت کے درمیانی (ادھیڑ) عمر والے اگلے پچھلوں (سب) کے سردار ہیں سوائے انبیاء ورسولوں کے۔[۱] صحیح حدیث (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں ہیں اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔[۲] (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) حدیث صحیح (ہے) اسے امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۳) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت

---

۱ اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۹۰۴ پر حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۳۳۰/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۶۴ پر باب مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما کلیھما میں، امام ابنِ ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۱۰۰ پر حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب فی فضائل اَصحاب رسول اللہ ﷺ میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۷۰۰۲ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت سے (۴۶۳/۱۵)، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۷۴۸ پر باب فضائل العشرہ رضی اللہ عنہم میں، و دیگر نے نقل کیا۔ **نوٹ**: اس حدیث میں مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو عشرہ مبشَّرہ کہا جاتا ہے۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے یوں ہیں جس طرح کان اور آنکھ سر میں (اہم) ہوتے ہیں۔[۱] اس حدیث کو امام ابو یعلیٰ وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر اس دین (اسلام) میں اس مرتبہ پر ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھ۔[۲] اس حدیث کی ابنِ نجّار نے تخریج کی اور خطیب (بغدادی) نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت پر میرے خلیفہ ہیں، اور عمر میری زبان سے گویا ہوتے ہیں، اور میں عثمان سے ہوں اور عثمان مجھ سے جیسے میں آپ سے ہوں اے ابوبکر، آپ میری امت کی شفاعت کریں گے۔[۳] اس حدیث کی تخریج ابنِ نجار نے کی۔

(۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے ہیں جیسا کہ میری آنکھیں میرے سر میں اور عثمان بن عفان مجھ سے ہیں جیسا کہ میری زبان میرے دہن میں اور علی بن ابی طالب مجھ سے ہیں جیسے

۱۔ اس حدیث کو امام ابنِ عبد البرّ نے الاستیعاب میں (۱/۴۰۱) نقل کیا۔
۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۸/۴۵۹) نقل کیا۔
۳۔ اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۶۱۶ پر (۶/۸۳)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۲ پر (۱/۴۳۷) اور قزوینی نے التدوین فی اخبار قزوین (۴/۱۶۴) میں، اور ان کے علاوہ دیگر نے نقل کیا۔

میری روح میرے جسم میں۔[۱] اسے ابنِ نجار نے تخریج کیا۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر مجھ سے اس طرح ہیں کہ جس طرح ہارون موسیٰ سے۔[۲] (علیہما السلام) اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں کی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر آسمان والوں اور زمین والوں میں بہتر ہیں، اور قیامت تک باقی رہنے والوں سے بھی بہتر ہیں۔[۳] اسے دیلمی نے مسند الفردوس میں تخریج کیا۔

(۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر بن خطاب جنتیوں کے چراغ ہیں۔[۴] اس حدیث کو ابونُعیم نے فضائل الصحابہ میں تخریج کیا۔

(۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس اپنے بھائی فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عمر مجھ سے ہیں اور میں عمر سے اور میرے بعد

۱۔ اس حدیث کو علامہ علاؤ الدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: ۳۳۰۶۲ پر نقل کیا (۱۱/۶۲۸)
۲۔ اس حدیث کو خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۲۵۷ پر (۱۱/۳۸۴)، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں حدیث نمبر: ۶۰۱۵ پر (۵/۲۰۷) اور ابنِ عدی نے کامل میں حدیث نمبر: ۱۲۵۴ پر (۵/۷۵) نقل کیا۔
۳۔ اس حدیث کو دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۱۷۸۳ پر (۱/۴۳۸) پر اور خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں (۵/۲۵۲) نقل کیا۔
۴۔ اس حدیث کو امام ابن عدی نے الکامل میں (۴/۱۹۰)، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حدیث نمبر: ۶۴۲۶ پر (۱۲/۴۹)، ابونُعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۶/۳۳۳)، دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر: ۴۱۴۶ پر (۳/۵۵) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں باب عمر سراج اہل الجنۃ میں (۹/۷۴) نقل کیا۔

(اہلِ باطل کے خلاف) حق عمر کے ساتھ ہوگا جیسے بھی ہوں۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں روایت کیا۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا۔[2] حدیث صحیح (ہے) اسے ترمذی وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۲) حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری فرمادیا ہے اور وہ فاروق ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ حق و باطل میں امتیاز فرمادیا۔[3] اس حدیث کو ابنِ سعد نے مرسلاً تخریج کیا۔

(۱۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر کے دل اور ان کی زبان پر حق جاری فرمادیا۔[4] اس حدیث کو امام ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام

۱۔ اس حدیث کو ابنِ عدی نے کامل میں (۴/۱۵۰) اور ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں (۴/۱۷۴) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۸۲ پر باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں (۵/۶۱۷)، ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۶۸۸۹ پر ذکر اِثبات اللہ جل وعلا الحق علی قلب عمر ولسانہ میں (۱۵/۳۱۲) اور امام ابنِ ابی شیبہ نے اپنی مُصنَّف میں حدیث نمبر:۳۱۹۸۶ پر (۶/۳۱۲) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۳/۲۷۰) نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو ابوسعید شاشی نے مسند الشاشی میں (۲/۷۷) تخریج کیا۔

لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سینے پر اپنا مبارک ہاتھ مار کر تین مرتبہ فرمایا، اے اللہ! عمر کے سینے سے کینہ و بیماری دور فرما اور اسے ایمان سے بدل دے۔[1]

(۱۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین ابوبکر و عمر ہیں۔[2] اس حدیث کو ابنِ عساکر نے تخریج کیا۔

(۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد میری امت میں بہترین ابوبکر و عمر ہیں۔[3] اس حدیث کو ابنِ عساکر نے یونہی حضرت علی و زبیر رضی اللہ عنہما سے ایک ساتھ تخریج کیا۔

(۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کا محل تھا میں نے کہا، یہ محل کس کا ہے، عرض کی گئی قریش کے ایک جوان کا، مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہوں، میں نے کہا، وہ کون ہے، عرض کی گئی عمر بن خطاب۔ تو (اے عمر) اگر مجھے آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا تو میں اس محل میں داخل ہوجاتا۔[4] (ایک روایت میں ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ پر میرے ماں باپ قربان یارسول اللہ! کیا میں آپ سے غیرت کرسکتا ہوں)

۱۔ صحیح حدیث ہے، اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر:۴۴۹۲ پر (۳/۹۱)، امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر:۱۰۹۶ پر (۲/۲۰) اور مزی نے تہذیب الکمال میں (۲۱/۳۲۴) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے اپنی مُصنَّف میں (۳/۴۴۸)، امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:۹۳۲ پر (۱/۱۱۵) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر:۹۹۲ پر (۱/۲۹۸) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام ابوجعفر طبری نے حدیث نمبر ۵۷۱ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا۔

۴۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۷۰۲۴ پر کتاب (۹۲) التعبیر، باب (۳۱) القصر فی المنام میں، امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۵۴ پر ذکر صلی اللہ علیہ وسلم قصر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی الجنۃ الخ (۱/۲۵۰) میں اور امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:۱۲۰۶۵ پر (۳/۱۰۷) نقل کیا۔

(۱۸) حضرت سالم اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں، پھر ابوبکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں کچھ ضعف تھا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے (یہ دعائے مغفرت حضرت صدیق اکبر پر کرم کے اظہار کے لئے ہے جیسے کہا جاتا ہے میرا بیٹا اللہ اسے بخشے بہت اچھا ہے (مرأۃ ازاشعہ))، پھر اسے عمر نے لیا تو وہ ان کے ہاتھ سے چرسا (یعنی بڑا ڈول) بن گیا (ڈول سے چرسا بن جانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت دور تک پہونچیں گی (بحوالہ مرأۃ)) میں نے کسی پہلوان کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح کھینچتا ہو (اس قوت سے پانی نکالنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ اتنے بڑے ملکوں کو فتح فرما کر ان کا انتظام سنبھال بھی لیں گے اور بڑی قوت وشوکت سے ان میں اسلام پھیلائیں گے کہ مشرق ومغرب میں آپ کی برکت سے اسلام پھیل جاوے گا (مرأۃ)) یہاں تک کہ لوگوں نے باڑا اختیار کرلیا (یعنی، لوگ خود بھی سیراب ہوگئے اور انہوں نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کرلیا اس تعبیر میں اشارہ اس جانب ہے کہ اس سیرابی کی ابتداء حضرت صدیق اکبر سے ہوگی اور تکمیل حضرت عمر فاروق پر (مرأۃ بحوالہ مرقات))۔[1] حدیث صحیح (ہے) اسے امام بخاری وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۱۹) حضرت سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۳۶۸۲ پر کتاب (۶۲) فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب (۶) مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر:۱۹۔(۲۳۹۳) پر کتاب (۴۴) فضائل الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب (۲) من فضائل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نقل کیا۔

گویا ایک ڈول آسمان سے اترا تو ابوبکر آئے اور انہوں نے اس ڈول کے منہ کی لکڑی پکڑ کر تھوڑا سا پیا پھر عمر آئے اور اسے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگئے پھر عثمان آئے اور اس کے منہ کو پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگئے پھر علی آئے ڈول کے منہ کو پکڑا اور کھینچا تو اس کی رسی کھل گئی اور ڈول سے اُن پر چھڑکاؤ ہوگیا۔[1] اس حدیث کو امام احمد وغیرہ نے تخریج کیا ہے۔

(۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا پیالہ دیا گیا تو میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے گوشت وجلد کے درمیان سے جاری ہونے لگی پھر میں نے بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کی تاویل کی اور عرض کی، یا نبیَّ اللہ!! یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تو آپ اس سے سیراب ہوئے اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو عطا فرمایا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، آپ لوگوں نے صحیح جانا۔[2] حدیث صحیح (ہے) اسے امام حاکم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے فجر سے کچھ پہلے (خواب میں) دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے

---

[1] اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں (۲۱/۵) اور امام بخاری نے تاریخِ کبیر میں حدیث نمبر:۸۷۰ پر (۲۶۹/۵) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر:۶۹۶۵ پر (۲۳۱/۷) نقل کیا ہے۔

[2] اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر:۴۴۹۶ پر (۹۲/۳)، امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر:۳۱۹ پر (۲۵۳/۱) اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر:۱۳۱۵۵ پر (۲۹۳/۱۲) نقل کیا۔

گئے ہیں، جہاں تک کنجیوں کا تعلق ہے تو وہ تو چابیاں ہی ہیں اور ترازو، تو وہ وہی ہیں جس سے وزن کیا جاتا ہے، پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں ان پر غالب رہا پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عمر کو لایا گیا انہیں تولا گیا تو وہ بھی ان پر غالب رہے پھر عثمان کو لایا گیا انہیں بھی میزان کے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ بھی میری امت پر غالب رہے پھر اس ترازو کو اُٹھا لیا گیا۔[۱] اس کو امام احمد نے تخریج کیا۔

(۲۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عمر کی رِضا پر راضی ہوا اور عمر اللہ تعالیٰ کی رِضا پر راضی ہوئے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی تاریخ میں تخریج کیا۔

(۲۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب یا ابوجہل (عمرو) بن ہشام کے ذریعہ معزّز فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کی دُعا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے حق میں قبول فرمائی اور ان کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور ادیانِ باطلہ کا قلع قمع ہوا۔[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں بسندِ صحیح تخریج کیا۔

---

[۱] اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۴۶۹ پر (۲/ ۷۶)، امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنَّف میں حدیث نمبر: ۳۱۹۶۰ پر (۶/ ۳۵۲) اور امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۸۵۰ پر (۱/ ۲۶۷) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۰۳۱۴ پر (۱۰/ ۱۵۹) نقل کیا اور اس میں ہے کہ آپ کے ذریعہ اسلام کی بنیاد مضبوط ہوئی اور بُت منہدم ہوئے۔

(۲۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو شدّت وغلبہ عطا فرما۔[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شبِ جمعہ دعا فرمائی، اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عُمرو بن ہشام کے ذریعہ عزّت عطا فرما، پس حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) صبح اُٹھے تو اسلام قبول کرلیا۔[۲] اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے اوسط میں تخریج کیا۔

(۲۶) ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کی امت میں ایک یا دو شخص ایسے نہ ہوں جنہیں اِلہام ہوتا ہو اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہیں۔ بے شک عمر کی زبان اور دل پر حق جاری ہے۔[۳] اس حدیث کو بھی امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۲۷) حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ (لہٰذا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں تو دوسرا کوئی نبوت کا

---

[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۴۵۳ پر (۶/ ۲۹۴) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں (۹/ ۶۲) نقل کیا۔

[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۱۸۶۰ پر (۲/ ۲۴۰) نقل کیا۔

[۳] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۹۱۳۷ پر (۹/ ۶۶)، ابنِ سعد نے الطبقات الکبریٰ میں (۲/ ۳۳۵) اور ابنِ ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر: ۱۲۶۲ پر (۲/ ۵۸۳) نقل کیا۔

دعویٰ کیسے کرسکتا ہے)۔اس حدیث کوامام طبرانی نے تخریج کیا۔[۱]

(۲۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی کو رسول بنا کر بھیجتا تو ضرور عمر کو بھیجتا۔[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۲۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، عرض کی، عمر کو سلام کہیے اور ان سے فرمایئے کہ ان کی رضا مندی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں، اور ان کا غضب عزیز ہے۔[۳] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل نے شبِ عرفہ اپنے فرشتوں کے ہاں اپنے بندوں پر (اپنے شایانِ شان) عام طور پر فخر فرماتا ہے اور عمر پر خاص طور پر فخر فرمایا۔[۴] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

---

۱ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:۳۶۸۶ پر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۵/۶۱۹)، امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے حدیث نمبر:۴۴۹۵ پر نقل کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (۳/۹۲)۔ ان کے علاوہ امام طبرانی نے یہ حدیث معجم کبیر میں انہی سے حدیث نمبر:۸۲۲ پر (۱۷/۲۹۸) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے (۹/۶۸) نقل کی۔

۲ اس حدیث کو ہیثمی نے طبرانی اوسط کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۹/۶۸) نقل کیا۔

۳ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے مُصنَّف میں حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مرفوعاً حدیث نمبر:۳۲۰۱۹ پر (۶/۳۵۹) اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابن عباس راوی از حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہم کی روایت حدیث نمبر:۶۲۹۷ پر (۶/۲۴۲) نقل کیا۔

۴ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر:۶۷۲۶ پر (۷/۱۸)، ابن ابی عاصم نے السنہ میں حدیث نمبر:۱۲۷۳ پر (۲/۵۸۶) اور امام ابنِ حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں حدیث نمبر:۴۸۲ پر (۷/۵۱) نقل کیا۔

(۳۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور تبسّم فرمایا، فرمایا اے ابنِ خطاب کیا آپ جانتے ہیں میں آپ کی جانب دیکھ کر کیوں مسکرایا، عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا، بے شک اللہ عزوجل نے اہلِ عرفہ پر (اپنے شایانِ شان) فخر ومباہات فرمایا اور آپ پر خاص طور پر فخر ومباہات فرماتا۔[۱] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۲) ام المؤمنین سیدہ حفصہ کی باندی (سدیسہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک جس دن سے عمر اسلام لائے ہیں اس دن سے شیطان ان کے سامنے جب بھی آیا، منہ کے بَل گر پڑا۔[۲] اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں تخریج کیا۔

(۳۳) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک رات (خواب میں) میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس کالے اور مٹیالے رنگ کی بکریاں آئیں، پھر ابو بکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے جبکہ ان کے نکالنے میں ضُعف تھا اللہ تعالیٰ ان کے ضُعف کو بخشے پھر عمر آئے تو ڈول بڑا ہو گیا تو انہوں نے حوض بھر دیئے، اور وادیاں سیراب کر دیں، میں نے کھینچنے میں عمر سے زیادہ طاقتور پہلوان نہیں دیکھا پس میں نے کالی بکری سے عرب اور مٹیالی

---

۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر:۱۱۴۳۰ پر (۱۱/۱۸۲) نقل کیا۔

۲ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر:۴۷۷ پر (۲۴/۳۰۵) اور دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:۳۶۹۳ پر (۲/۳۸۰) نقل کیا۔

سے عجم تاویل کئے۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے بسندِ صحیح تخریج کیا۔

(۳۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے جبکہ ان پر سفید قمیض تھی، تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی ہے، عرض کی، دھلی ہوئی۔ فرمایا، جدید پہنئے، محمود زندگی بسر کیجئے، اور شہادت کے درجہ پر فائز ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔[2] اس حدیث کو بزّار نے تخریج کیا۔

(۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا، جب تک تم میں یہ (یعنی عمر) موجود ہیں، تمہیں کوئی فتنہ نہیں پہنچ سکتا۔[3] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا۔

۱۔ اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۲۳۸۵۲ پر (۴۵۵/۵)، امام طبرانی نے الریاض النضرہ میں حدیث نمبر: ۲۳۰ پر (۳۵۰/۱) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں طبرانی سے نقل کیا۔ اور فرمایا کہ اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کی اسناد حسن ہے (۷۲/۹)۔

۲۔ اس حدیث کو ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بحولہ بزّار (۷۴/۹) اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر سفید کپڑا دیکھا فرمایا، آپ کی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی بلکہ نئی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیا پہنیں، محمود جئیں اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں۔ اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۱۳۱۲۷ پر حضرت سالم کی ان کے والد رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سفید قمیض دیکھی تو فرمایا، آپکی قمیض نئی ہے یا دھلی ہوئی، عرض کی نہیں بلکہ دھلی ہوئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیا پہنیے، محمود زندگی بسر کیجئے اور یونہی دنیا سے رخصت ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، آپ کو بھی یا رسول اللہ......!! (صلی اللہ علیہ وسلم) (۲۸۳/۱۲)۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۲۰۱۹ پر باب من اسمہ احمد میں نقل کیا۔

(۳۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے عمر سے بُغض رکھا تو اس نے مجھ سے بُغض رکھا، اور جس نے عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے شبِ عرفہ (اپنے شایانِ شان) لوگوں پر عمومی فخر و مباہات فرمایا اور عمر پر خاص طور پر فخر و مباہات فرمایا۔ اور بے شک اس نے ہر نبی کو یوں ہی بھیجا ہے کہ اس کی امت میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے اِلہام ہوتا ہے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ!! انہیں کیسے الہام ہوتا ہے؟ فرمایا، ان کی زبان پر فِرشتے بولتے ہیں۔[1] اس حدیث کو امام طبرانی نے تخریج کیا ہے۔

(۳۷) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا، یہ مرد باطل کو پسند نہیں کرتے۔[2] اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے تخریج کیا۔

(۳۸) حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ فتنوں کا سدِ باب کریں گے۔ اور فرمایا، جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہیں تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک مضبوط دروازہ قائم رہے گا۔[3] اس حدیث کو امام طبرانی اور بزّار نے تخریج کیا۔

(۳۹) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب

۱۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۷۲۶ پر (۱۸/۷) نقل کیا۔

۲۔ اس حدیث کو امام احمد نے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۳۳۴ پر (۲۶۰/۱)، ہیثمی نے طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۱۱۸/۸) اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں (۴۶/۱) نقل کیا۔

۳۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۳۲۱ پر (۳۸/۹) نقل کیا۔

میں وصال فرما جاؤں اور ابوبکر، عمر اور عثمان بھی وصال کر جائیں، تو اگر تمہاری استطاعت ہو کہ مر جاؤ، تو مر جانا۔[1] اس حدیث کو ابونعیم وغیرہ نے تخریج کیا۔

(۴۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عمار! میرے پاس ابھی جبریل آئے، تو میں نے کہا، اے جبریل، مجھے آسمان میں عمر بن خطاب کے فضائل بیان کیجئے! عرض کی، اے محمد!! اگر میں آپ کی خدمت میں عمر کے فضائل حضرت نوح (علیہ السلام) کے (ظاہری طور پر) اپنی قوم میں رہنے کے عرصۂ ساڑھے نو سو برس تک بھی بیان کروں (یعنی اتنے برس تک بھی میں آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں فضائلِ عمر رضی اللہ عنہ بیان کروں) تو بھی مکمل نہ کر پاؤں گا۔ بے شک عمر تو ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔[2] اس حدیث کو امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے کبیر اور اوسط میں تخریج کیا۔

۱ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں حدیث نمبر: ۶۹۱۸ پر (۷/۸۳) نقل کیا۔
۲ اس حدیث کو امام ابویعلی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۶۰۳ پر (۳/۱۷۹) اور ہیثمی نے ابویعلی وطبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں (۹/۶۸) نقل کیا۔

خاتمہ

امام احمد و بزّار و طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر چار باتوں میں (خصوصی) فضیلت حاصل ہے، یومِ بدر آپ نے قیدیوں کے قتل کا حکم دیا تو اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: (ترجمہ: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا (کنزالایمان)) [الانفال: ۸/ ۶۸]

اور دوسری فضیلت پردہ کی رائے کے ساتھ کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو پردہ کے بارے میں کہا تو ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے ابنِ خطاب آپ ہم پر بھی حکم صادر کرتے ہیں حالانکہ وحی ہمارے گھر نازل ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے آیت (حجاب) نازل فرمائی، (ترجمہ: اور جب تم ان سے کوئی برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو (کنزالایمان)) [الاحزاب: ۳۳/۵۳]

اور نبی کریم ﷺ کی آپ کے حق میں دُعا، اے اللہ عمر کے ذریعہ اسلام کی تائید فرما، اور چوتھی فضیلت آپ کی صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں رائے اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنا۔[1]

اور امام طبرانی نے تخریج کیا کہ حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ

۱ اسے بزار نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۷۴۸ پر (۵/۱۵۶) نقل کیا اور ہیثمی نے امام احمد، بزار اور طبرانی کے حوالے سے مجمع الزوائد میں باب ما ورد لہ من الفضل من موافقتہ للقرآن ونحو ذلک میں (۹/۶۷) نقل کیا۔

حضرت اُمِّ ایمن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن فرمایا، آج کے دن اسلام کمزور ہوگیا۔ اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے تخریج کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام فتح تھا، اور آپ کی ہجرت مدد اور آپ کی اَمارت رحمت، اللہ کی قسم ہمیں اس وقت تک بیت اللہ کے پاس نماز پڑھنے کی استطاعت نہ ہوئی کہ جب تک عمر اسلام نہ لے آئے[۱] اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیں استطاعت نہ ہوئی کہ ہم ظاہری طور پر بیتِ کعبہ (کو منہ کرکے) نماز پڑھیں (جب تک کہ عمر اسلام نہ لائے)۔[۲]

---

[۱] اس کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۲۰ پر (۹/۱۶۵) تخریج کیا۔

[۲] اسے امام حاکم نے مستدرک میں حدیث نمبر: ۴۴۸۷ پر (۳/۹۰) تخریج کیا اور فرمایا، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور امام احمد نے اسے فضائل الصحابہ میں حدیث نمبر: ۴۸۲ پر باب ومن فضائل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں (۱/۳۳۵) نقل کیا۔ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۸۸۰۶ پر (۹/۱۶۲) اور ہیثمی نے مجمع الزوائد میں طبرانی کے حوالے سے (۹/۶۲-۶۳) نقل کیا۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل شمار سے بڑھ کر اور ذکر سے بالاتر ہیں۔ بلاشبہ میرا (یعنی امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا) ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کے ذریعہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت سے برکت حاصل کروں اور اُنہیں فائدہ پہنچاؤں جو آپ رضی اللہ عنہ کے بیشتر مناقب سے ناواقف اور اپنے امام رضی اللہ عنہ کے بعض محاسن سے نادان ہے۔

اور اللہ ہی نیک توفیق عطا فرمانے والا ہے اور اللہ ہی ہمیں کافی اور کیا ہی اچھا کارساز۔ اول وآخر ظاہر وباطن تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول ونبی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل واصحاب اور مُحِبّین ولشکر پر درود وسلام نازل فرمائے آمین۔ اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اللہ کی حمد ومدد کے ساتھ کتاب عزیز اختتام کو پہنچی

الروض الأنيق في فضل الصديق رضي الله عنه

للإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر

السيوطي الشافعي (المتوفى ٩١١ هـ)

خرّج الأحاديث

أبو الضياء محمّد فرحان القادري الرضوي العطاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل خير هذه الأمة أبا بكر الصديق، ورفع مقامه على كل مقام بزيادة اليقين والتصديق. شيخ الإسلام على التحقيق، أحمده وهو بكل حمد خليق، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة توسع على قائلها كل ضيق وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله النبي الرفيق صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وأزواجه وذريته أولي الرشاد والتوفيق.

أما بعد، فهذا كتاب لقبته (**الروض الأنيق في فضل الصديق**) أوردت فيه أربعين حديثاً مختصرة سهل حفظها على من أراد ذلك من البررة، وأسأل اللهَ أن ينفعنا بالانتساب إليه ويجمعنا وإياه في دار الزلفاء لديه بمحمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وسلم آمين آمين آمين.

الحديث الأول

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبى الله والمؤمنون أن يختلفوا عليك يا أبا بكر)).(١) أخرجه الإمام أحمد.

(١) أخرجه **الإمام أحمد** بن حنبل في **فضائل الصحابة** برقم:٢٢٦ (٢٠٥/١). وابن سعد في **الطبقات الكبرى** (١٨٠/٣).

الحديث الثاني

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين، ما خلا النبيين والمرسلين)).(١) أخرجه الضياء في مختاره، وجمع كثيرون.

الحديث الثالث

عن سعيد بن زيد [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد بن أبي وقاص في الجنة، وسعيد بن زيد في الجنة، وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة)).(٢) أخرجه الضياء في مختاره، وجمع آخرون.

(١) أخرجه **ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٦٩٠٤ عن أبي جحيفة (٣٣٠/١٥). **والترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٦٤ في باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما. **وابن ماجه** في **سننه** برقم:١٠٠ عن أبي جحيفة في باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ وغيرهم.

(٢) أخرجه **ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٧٠٠٢ عن عبد الرحمن بن عوف (٤٦٣/١٥). **والترمذي** في **سننه** برقم:٣٧٤٨ في باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه. **وابن ماجه** في **سننه** برقم:١٣٣ في باب فضائل العشرة رضي الله عنهم. وغيرهم.

الحديث الرابع

عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه عن جده –وماله غيره– أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني كمنـــزلة السمع والبصر من الرأس)).(١) أخرجه البارودي وأبو نعيم وغيرهما.

الحديث الخامس

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر من هذا الدين، كمنـــزلة السمع والبصر من الرأس)).(٢) أخرجه ابن النجار، وأخرجه الخطيب في تاريخه عن جابر.

الحديث السادس

عن جابر [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر الصديق وزيري وخليفتي على أمتي من بعدي، وعمر ينطق على لساني، وعلي ابن عمي وأخي وحامل رايتي، وعثمان مني وأنا من عثمان)).(٣) أخرجه

(١) أخرجه **ابن عبد البر** في **الاستيعاب** (٤٠١/١).

(٢) أخرجه **الخطيب البغدادي** في **تاريخه** (٤٥٩/٨).

(٣) أخرجه **ابن عدي** في **الكامل** برقم:١٦١٦ (٨٣/٦). والديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٧٨٢ (٤٣٧/١). والقزويني في **التدوين في أخبار قزوين** (١٦٤/٤). وغيرهم.

الطبراني في الكبير، وابن عدي في الكامل وغيرهما.

الحديث السابع

عن شداد بن أوس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر أرأف أمتي وأرحمها، وعمر خير أمتي وأعدلها، وعثمان بن عفان أحيى أمتي وأكرمها، وعلي بن أبي طالب ألبّ أمتي وأشجعها، وعبد الله بن مسعود أبر أمتي وأمنها، وأبو ذر أزهد أمتي وأصدقها، وأبو الدرداء أعبد أمتي وأتقاها، ومعاوية بن أبي سفيان أحكم أمتي وأجودها)).(١) أخرجه ابن عساكر وضعفه، وأخرجه غيره أيضاً.

الحديث الثامن

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر خير الأولين وخير أهل السموات وخير أهل الأرض، إلا النبيين والمرسلين)).(٢) أخرجه ابن عدي والحاكم في الكنى، والخطيب في

(١) أخرجه علاؤ الدين علي المتقي في **كنـــز العمال** برقم:٣٣٦٧٠ (٧٥٣/١١). وابن عساكر في تاريخه

(٢) أخرجه **ابن عدي** في **الكامل** برقم:٣٦٨ (١٨٠/٢). وابن جوزي في **العلل المتناهية** برقم:٣١١ في أحاديث في فضل أبي بكر وعمر رضي الله عنهما (١٩٨/١). والذهبي في **ميزان الاعتدال**

تاريخه.

الحديث التاسع

عن عكرمة بن عمار عن إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر خير الناس بعدي، إلا أن يكون نبي)).(١) أخرجه ابن عدي والطبراني في الكبير وغيرهما.

الحديث العاشر

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر صاحبي ومؤنسي في الغار فاعرفوا له ذلك، فلو كنت متخذاً خليلاً لاتخذت أبا بكر)).(٢) أخرجه عبد الله بن الإمام أحمد في زوائد المسند والديلمي وغيرهما.

برقم:١٤٣٧ (٢/١١١). وابن حجر في **لسان الميزان** برقم:٣٧٩ (٢/٩٤).

(١) أخرجه ابن عدي في **الكامل** (٥/٢٧٦). والهيثمي في **مجمع الزوائد** (٩/٤٤). والعجلوني في **كشف الخفاء** برقم:٥١ (١/٣٢).

(٢) أخرجه **الإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٦٠٣ (١/٣٩٦). وأبو نعيم في **الحلية** (٥/٢٦). والهيثمي في **مجمع الزوائد** (٩/٤٢).

الحديث الحادي عشر

عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني كعيني في رأسي، وعثمان بن عفان مني كلساني في فمي، وعلي بن أبي طالب مني كروحي في جسدي))(١). أخرجه ابن النجار.

الحديث الثاني عشر

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني بمنـــزلة هارون من موسى)).(٢) أخرجه الخطيب في تاريخه وغيره.

الحديث الثالث عشر

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر مني وأنا

---

(١) أخرجه العلامة علاؤ الدين علي المتقي في **كنـــز العمال** برقم:٣٣٠٦٢ (١١/٦٢٨).

(٢) أخرجه **الخطيب البغدادي** في **تاريخه** برقم:٦٢٥٧ (١١/٣٨٤). والذهبي في **ميزان الاعتدال** برقم:٦٠١٥ (٥/٢٠٧). وابن حجر في **لسان الميزان** برقم:٧٧ (٢/٢٣). وابن عدي في **الكامل** برقم:١٢٥٤ (٥/٧٥).

منه، وأبو بكر أخي في الدنيا والآخرة)).(١) أخرجه الديلمي.

الحديث الرابع عشر

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر خير أهل السموات وأهل الأرض، وخير من بقي إلى يوم القيامة)).(٢) أخرجه الديلمي.

الحديث الخامس عشر

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر عتيق الله من النار)).(٣) أخرجه أبو نعيم في المعرفه.

الحديث السادس عشر

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وزير يقوم مقامي، وعمر ينطق بلساني، وأنا من عثمان وعثمان مني، كأني بك يا أبا بكر

---

(١) أخرجه **الديلمي** في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم: ١٧٨٠ (١/٤٣٧).

(٢) أخرجه **الديلمي** في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٧٨٣ (١/٤٣٨). و**الخطيب البغدادي** في **تاريخه** (٥/٢٥٢).

(٣) أخرج **الترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٧٩ عن عائشة أن أبا بكر رضي الله عنه دخل على النبي ﷺ فقال: ((أنت عتيق الله من النار)). فيومئذ سمي عتيقاً. وأخرج المزي في **تهذيب الكمال** بلفظه (١٥/٢٨٤).

تشفع لأمتي)).(١) أخرجه ابن النجار. ووصف عمر بما ذكر لأنه من المحدثين الذين تنطق الملائكة على ألسنتهم فاعلم.

الحديث السابع عشر

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((أتاني جبريل فأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي يدخل منه أمتي)). قال أبو بكر: وددت أني كنت معك حتى أنظر إليه، قال: ((أما إنك يا أبا بكر أول من يدخل الجنة من أمتي)).(٢) أخرجه أبو داود وغيره، وصححه الحاكم من طريق آخر.

الحديث الثامن عشر

عن علي [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أتاني جبريل فقلت: من يهاجر معي قال: أبو بكر، وهو يلي أمتك بعدك، وهو أفضل أمتك)).(٣) أخرجه الديلمي.

---

(١) أخرجه الديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٧٨٢ (١/٤٣٧).

(٢) أخرجه **أبو داود** في **سننه** برقم:٤٦٥٢ في باب في الخلفاء. و**الإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٢٥٨ (١/٢٢١).

(٣) أخرجه الديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٦٣١

الحديث التاسع عشر

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أتاني جبريل فقال لي: يا محمد إن الله يأمرك أن تستشير أبا بكر)).(١) أخرجه تمام.

الحديث العشرون

عن أبي الدرداء [رضي الله عنه] قال: رأى النبي ﷺ رجلاً مشى أمام أبي بكر فقال له: ((أتمشي أمام من هو خير منك، إن أبا بكر خير من طلعت عليه الشمس وغربت)).(٢) وأخرج الحديث أبو نعيم في ''فضائل الصحابة'' ولفظه: ((أتمشي أمام من هو خير منك ألم تعلم أن الشمس لم تشرق أو تغب على أحد خير من أبي بكر، ما طلعت الشمس ولا

(٤٠٤/١).

(١) أخرجه الإمام الطبري في **الرياض النضرة** في ذكر اختصاصه بأمر الله تعالى نبيه ﷺ بمشاورته.

(٢) أخرجه بلفظه ابن سهل الواسطي في **تاريخ واسط** في باب محمد بن عبد الخالق العطار (٢٤٨/١). وأخرج أبو نعيم في **الحلية** بلفظ: عن أبي الدرداء قال: رآني النبي ﷺ وأنا أمشي أمام أبي بكر فقال: ((أتمشي أمام أبي بكر، ما طلعت الشمس ولا غربت بعد النبيين والمرسلين على أحد أفضل من أبي بكر)).

غربت بعد النبيين والمرسلين على أحد أفضل من أبي بكر)).(١)

الحديث الحادي والعشرون

عن أبي أمامة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أتيت بكفة ميزان فوُضعتُ فيها وجيء بأمتي فوُضعتْ في الكفة الأخرى، فرجحتُ بأمتي. ثم رُفعتُ وجيء بأبي بكر فوُضِع في كفة الميزان فرجح بأمتي. ثم رُفِع أبو بكر وجِيْء بعمر بن الخطاب فوُضِع في كفة الميزان فرجح بأمتي، ثم رفع الميزان إلى السماء وأنا أنظر إليه)).(٢) أخرجه أبو نعيم في الفضائل.

الحديث الثاني والعشرون

عن عمرو بن العاص [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أحب النساء إليّ عائشة، ومن الرجال أبوها)).(٣) أخرجه الشيخان.

---

(١) أخرج بلفظيه خيثمة بن سليمان في **من حديث خيثمة** (١٣٣/١).

(٢) أخرجه باختصار **الإمام ابن أبي شيبة** في **المصنف** برقم:٣١٩٦٠ (٣٥٢/٦). **والإمام ابن أبي عاصم** في السنة برقم:١١٣٨ (٥٣٩/٢). والإمام الطبري في **الرياض النضرة** عن ابن عمر رضي الله عنهما في ذكر رجحان كل واحد منهم بجميع الأمة (٢٧٠/١).

(٣) أخرجه **البخاري** في **الصحيح** برقم:٤٣٥٨ في كتاب (٦٤) المغازي وباب (٦٥) غزوة ذات السلاسل بلفظ: أن رسول الله ﷺ بعث

الحديث الثالث والعشرون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أحشر أنا وأبو بكر وعمر يوم القيامة هذا -وأخرج السبابة والوسطى والبنصر- ونحن مشرفون على الناس)).(١) أخرجه الترمذي الحكيم.

الحديث الرابع والعشرون

عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((أحشر يوم القيامة بين أبي بكر وعمر حتى أقف بين الحرمين، فيأتيني أهل المدينة وأهل مكة)).(٢) أخرجه ابن عساكر.

عمرو بن العاص على جيش ذات السلاسل، قال: فأتيته فقلت: أي الناس أحب إليك؟ قال: ((عائشة)). قلت: من الرجال؟ قال: ((أبوها)). قلتُ: ثم من؟ قال: ((عمر)). فعدّ رجالاً، فسكتُّ مخافةَ أن يجعلني في آخرهم.

(١) أخرجه **الترمذي الحكيم** في **نوادر الأصول في أحاديث الرسول** (١٤٢/٣).

(٢) أخرجه الذهبي في **ميزان الاعتدال في نقد الرجال** بلفظ: ((أحشر يوم القيامة بين أبي بكر وعمر حتى صليت بين الحرمين فيأتيني أهل مكة والمدينة)). (٥٧/٤).

الحديث الخامس والعشرون

عن عائشة [رضي الله عنها] أن رسول الله ﷺ قال: ((ادعي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتاباً، فإني أخاف أن يتمنى متمن ويقول قائل: أنا أولى، ويأبى الله والمؤمنون إلا أبا بكر)).(١) أخرجه الإمام أحمد ومسلم.

الحديث السادس والعشرون

عن حذيفة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((اقتدوا بالَّذَينِ من بعدي: أبي بكر وعمر)).(٢) أخرجه الترمذي وحسنه.

الحديث السابع والعشرون

عن أبي الدرداء [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((اقتدوا بالذين من

---

(١) أخرجه **ابن حبان في صحيحه** برقم:٦٥٩٨ في ذكر ﷺ إلى ما أشار به في أبي بكر رضي الله عنه (٥٦٤/١٤). **والإمام مسلم في الصحيح** برقم:٢٣٨٧ في كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم.

(٢) أخرجه **ابن ماجه** في سننه في المقدمة برقم:٩٧ في باب فضائل أصحاب رسول الله ﷺ. **والترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٦٢ في كتاب (٥٠) المناقب وباب (١٦) في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما.

بعدي: أبي بكر وعمر، فإنهما حبل الله الممدود من تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقى التي لا انفصام لها)).(١) أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث الثامن والعشرون

عن سهل بن أبي حثمة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((إذا أنا مت وأبو بكر وعمر، فإن استطعت أن تموت فمت)).(٢) أخرجه أبو نعيم في الحلية وابن عساكر.

الحديث التاسع والعشرون

عن سمرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((أمرت أن أولي الرؤيا أبا بكر)).(٣) أخرجه الديلمي. وكان أعبر أصحاب رسول الله ﷺ للرؤيا الصديق كرم الله وجهه ورضي عنه.

الحديث الثلاثون

عن جابر [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((إن الله اختار أصحابي على جميع العالمين سوى النبيين والمرسلين، واختار لي من أصحابي أربعة

---

(١) أخرجه الطبري في **الرياض النضرة** برقم:٢٢٥ (٣٤٨/١). والطبراني في **مسند الشاميين** برقم:٩١٣ (٥٧/٢).

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٦٩١٨ (٨٣/٧).

(٣) أخرجه **الإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٦٢٣ (٤٠٤/١).

فجعلهم خير أصحابي وفي كل أصحابي خير: أبو بكر وعمر وعثمان وعلي. واختار أمتي على سائر الأمم فبعثني في خير قرن ثم الثاني ثم الثالث تترى ثم الرابع فرادى)).(١) أخرجه أبو النعيم والخطيب وقال غريب وابن عساكر.

الحديث الحادي والثلاثون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((إن الله أمرني بحب أربعة من أصحابي وقال أحبهم: أبو بكر وعمر وعثمان وعلي)).(٢) أخرجه ابن عساكر وغيره.

---

(١) أخرجه **الخطيب البغدادي** في **تاريخه** برقم:١٢٠٤ (١٦٢/٣). وفي **موضع أوهام الجمع والتفريق** برقم:٣٥٦ (٣١٢/٢). وفي رواية الطبري في **صريح السنة** أنه ﷺ قال: واختار من أمتي أربعة قرون من بعد أصحابي؛ القرن الأول والثاني والثالث تترى والقرن الرابع فرادا. (٢٣/١). وأخرجه الصنف في **الخصائص الكبرى** في باب اختصاصه ﷺ على جميع العالمين سوى النبيين عنه بلفظ: واختار من أمتي أربعة قرون: القرن الأول والثاني والثالث تترى والقرن الرابع فرداً (٣٥٠/٢).

(٢) أخرجه الذهبي في **ميزان الاعتدال في نقد الرجال** (٣٠٨/٣). وابن عدي في **الكامل** برقم:٧٥٨ (٢٨٩/٣).

الحديث الثاني والثلاثون

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹إن الله أيدني بأربعة وزراء: اثنين من أهل السماء جبريل وميكائيل، واثنين من أهل الأرض أبي بكر وعمر››.[١] أخرجه الخطيب وابن عساكر والطبراني في معجمه الكبير.

الحديث الثالث والثلاثون

عن أبي سعيد [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹إن الله خيّر عبداً بين الدنيا وبين ما عنده، فاختار ذلك العبد ما عند الله››. فبكى أبو بكر، فقال: ‹‹يا أبا بكر لا تبك إن أمنّ الناس عليّ في صحبته وماله أبو بكر، ولو كنت متخذاً خليلاً غير ربي لاتخذت أبا بكر خليلاً، ولكن أُخُوَّة الإسلام ومودته، لا يبقين في المسجد باب إلا سد، إلا باب أبي بكر››.[٢] أخرجه مسلم وغيره.

---

(١) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١١٤٢٢ (٤٧٩/١١).

(٢) أخرجه **البخاري** باختلاف الألفاظ في **الصحيح** برقم:٣٤٥٤ في باب قول النبي ﷺ: ‹‹سدوا الأبواب›› إلخ. **وابن حبان** في **الصحيح** (باختلاف الألفاظ وبمعناه) برقم:٦٥٩٤ (٥٥٨/١٤). وأخرج **مسلم** في **الصحيح** برقم:٢٣٨١ في كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم وباب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه.

الحديث الرابع والثلاثون

عن معاذ [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹إن الله تعالى يكره في السماء أن يخطأ أبو بكر الصديق››.[١] أخرجه الحارث بن أبي أسامة.

الحديث الخامس والثلاثون

عن أنس [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹إني لأرجو لأمتي بحب أبي بكر وعمر كما أرجو لهم بقول لا إله إلا الله››.[٢] أخرجه الديلمي.

الحديث السادس والثلاثون

عن سمرة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹إن أبا بكر يؤول الرؤيا، وإن الرؤيا الصالحة حظ من النبوة››.[٣] أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث السابع والثلاثون

عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ‹‹أرأف أمتي أبو بكر، وأشدهم في دين الله عمر، وأصدقهم حياء عثمان، وأقضاهم علي بن أبي

---

(١) أخرجه **الإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٦٥٩ (٤٢١/١). **والطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١٢٤ (٦٧/٢٠). وغيرهما

(٢) أخرجه الديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٦٧ (٥٩/١).

(٣) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:٧٠٥٧ (٢٦٠/٧).

طالب، وأفرضهم زيد بن ثابت، وأقرأهم لكتاب الله أُبي بن كعب، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل، ألا وإن لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح)).(١) أخرجه ابن عساكر وغيره.

الحديث الثامن والثلاثون

عن ابن مسعود [﵁] أن رسول الله ﷺ قال: ((إن لكل نبي خاصة من أصحابه، وإن خاصتي من أصحابي أبو بكر وعمر)).(٢) أخرجه الطبراني في الكبير.

الحديث التاسع والثلاثون

عن ابن عمر [رضي الله عنهما] أن رسول الله ﷺ قال: ((أنا أول من تنشق عنه الأرض، ثم أبو بكر وعمر، فنحشر فنذهب إلى البقيع فيحشرون معي، ثم أنتظر أهل مكة فيحشرون معي ونُبعَث بين الحرمين)).(٣) أخرجه الترمذي وقال حسن غريب.

---

(١) أخرج باختلاف الألفاظ **البيهقي** في **سننه الكبرى** برقم:١١٩٦٧ (٢١٠/٦). وأبو يعلى في **مسنده** برقم:٥٧٦٣ (١٤١/١٠).

(٢) أخرجه الطبراني في **المعجم الكبير** برقم:١٠٠٠٨ (٧٧/١٠). والديلمي في **الفردوس** برقم:٥٠٠٥ (٣٣٤/٣). وغيرهما

(٣) أخرجه **ابن حبان** في **الصحيح** برقم:٦٨٩٩ (٣٢٤/١٥). **والحاكم**

الحديث الأربعون

عن أنس [﵁] أن رسول الله ﷺ قال لحسان: ((هل قلت في أبي بكر شيئا))؟ قال: نعم، قال: ((قل! وأنا أسمع)) فقلتُ:

وَثانِيَ اثْنَينِ فِي الغارِ المَنيفِ وَقَد طافَ العَدُوُّ بِهِ إذ صاعَدَ الجَبَلا
وَكانَ حِبَّ رَسولِ اللَهِ قَد عَلِموا مِنَ البَرِيَّةِ لَم يَعـدِل بِهِ رَجُلا

فضحك رسول الله ﷺ حتى بدت نواجذه ثم قال: ((صدقت يا حسان هو كما قلت)).(١) أخرجه ابن عدي وابن عساكر.

واعلم أن هذا الباب فيه أحاديث كثيرة جداً، لكن هذه عجالة لمن أحب الوقوف على ذلك، والحمد لله الملك المالك أولاً وآخراً وباطناً وظاهراً، وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأزواجه وذريته وسلم تسليماً كثيراً دائماً أبداً سرمداً إلى يوم الدين، وحسبنا الله ثم الحمد لله والصلاة على رسوله.

تم الكتاب بعون الملك الوهاب

في **المستدرك** وصححه برقم:٣٧٣٢ (٥٠٥/٢). **والترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٩٢ في باب في مناقب عمر بن خطاب ﵁.

(١) أخرجه **ابن عدي** في **الكامل** برقم:٣٥٠ في من اسمه الجراح (١٦٠/٢). وابن سعد في **الطبقات الكبرى** (١٧٤/٣).

الغُرَر في فضائل عُمَر رضي الله عنه

للإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر

السيوطي الشافعي (المتوفى ٩١١هـ)

خرّج الأحاديث

أبو الضياء محمّد فرحان القادري الرضوي العطاري

بسم الله الرحمن الرحيم

وبه نستعين على القوم الكافرين

الحمد لله الذي شرَّف مقدار من أراد من العباد، وأشهد أن لا إله إلا الله المالك للإشقاء والإسعاد، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله من قام بسبيل الرشاد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه الأئمة الأمجاد.

وبعد فهذا كتاب لقَّبتُهُ **الغُرَر في فضائل عُمَر**[رضي الله عنه]، أودعته أربعين حديثاً مَعزُوَّةً لِمُخرجيها، متبعة ببيان غريب ألفاظها ومشكل ما فيها، والله أسأل أن ينفع بها آمين.

الحديث الأول

عن علي كرم الله وجهه أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر سيِّدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين، ما خلا النبيين والمرسلين)).(١) حديث صحيح أخرجه الإمام أحمد وغيره.

---

(١) أخرجه **ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٦٩٠٤ عن أبي جحيفة (١٥/٣٣٠). و**الترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٦٤ في باب مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما. و**ابن ماجه** في **سننه** برقم:١٠٠ عن أبي جحيفة في باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ وغيرهم.

الحديث الثاني

عن سعيد بن زيد أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر في الجنة، وعمر في الجنة، وعثمان في الجنة، وعلي في الجنة، وطلحة في الجنة، والزبير في الجنة، وعبد الرحمن بن عوف في الجنة، وسعد بن أبي وقاص في الجنة، وسعيد بن زيد في الجنة، وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة)).(١) حديث صحيح رواه الإمام أحمد وغيره.

الحديث الثالث

عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه، عن جده -وما له غيره- أن رسول الله ﷺ قال:((أبو بكر وعمر مني كمنــزلة السمع والبصر)).(٢) أخرجه أبو يعلى وغيره.

---

(١) أخرجه **ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٧٠٠٢ عن عبد الرحمن بن عوف (٤٦٣/١٥). **والترمذي** في سننه برقم:٣٧٤٨ في باب مناقب عبد الرحمن بن عوف ﷺ. **وابن ماجه** في **سننه** برقم:١٣٣ في باب فضائل العشرة ﷺ. وغيرهم.

(٢) أخرجه **ابن عبد البر** في **الاستيعاب** (٤٠١/١).

الحديث الرابع

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر من هذا الدين كمنــزلة السمع والبصر من الرأس)).(١) أخرجه ابن النجار، وأخرجه الخطيب عن جابر أيضاً.

الحديث الخامس

عن أنس ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وزيري يقوم مقامي وعمر ينطق على لساني، وأنا من عثمان وعثمان مني، كأني بك يا أبا بكر تشفع لأمتي)).(٢) أخرجه ابن النجار.

الحديث السادس

عن ابن مسعود ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني كعينَيَّ في رأسي، وعثمان بن عفان مني كلساني في فمي، وعلي

---

(١) أخرجه **الخطيب البغدادي** في **تاريخه** (٤٥٩/٨).

(٢) أخرجه **ابن عدي** في **الكامل** برقم:١٦١٦ (٨٣/٦). والديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٧٨٢ (٤٣٧/١). والقزويني في **التدوين في أخبار قزوين** (١٦٤/٤). وغيرهم.

بن أبي طالب مني كروحي في جسدي)). [١] أخرجه ابن النجار.

الحديث السابع

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر مني بمنـــزلة هارون من موسى)). [٢] أخرجه الخطيب في تاريخه.

الحديث الثامن

عن أبي هريرة ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((أبو بكر وعمر خير أهل السموات والأرض، وخير من بقي إلى يوم القيامة)). [٣] أخرجه الديلمي في مسند الفردوس.

---

(١) أخرجه العلامة علاؤ الدين علي المتقي في **كنـــز العمال** برقم:٣٣٠٦٢ (٦٢٨/١١).

(٢) أخرجه **الخطيب البغدادي** في **تاريخه** برقم:٦٢٥٧ (٣٨٤/١١). والذهبي في **ميزان الاعتدال** برقم:٦٠١٥ (٢٠٧/٥). وابن حجر في **لسان الميزان** برقم:٧٧ (٢٣/٢). **وابن عدي** في **الكامل** برقم:١٢٥٤ (٧٥/٥).

(٣) أخرجه **الديلمي** في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:١٧٨ (٤٣٧/١).

الحديث التاسع

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((عمر بن الخطاب سراج أهل الجنة)). [١] أخرجه أبو نعيم في فضائل الصحابة وغيره.

الحديث العاشر

عن ابن عباس عن أخيه الفضل أن رسول الله ﷺ قال: ((عمر مني وأنا من عمر، والحق بعدي مع عمر حيث كان)). [٢] رواه الطبراني في معجمه الكبير وغيره.

الحديث الحادي عشر

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: ((إن الله جعل الحق على

---

(١) أخرجه **ابن عدي في الكامل** (١٩٠/٤). **والخطيب البغدادي** في **تاريخه** برقم:٦٤٢٦ (٤٩/١٢). **وأبو نعيم** في **حلية الأولياء** (٣٣٣/٦). **والديلمي** في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:٤١٤٦ (٥٥/٣). **والهيثمي** في **مجمع الزوائد** في باب عمر سراج أهل الجنة (٧٤/٩).

(٢) أخرجه **ابن عدي** في **الكامل** (١٥٠/٤). والذهبي في **ميزان الاعتدال في نقد الرجال** (١٧٢/٤).

لسان عمر وقلبه)).(١) حديث صحيح أخرجه الترمذي وغيره.

الحديث الثاني عشر

عن أيوب بن موسى أن رسول الله ﷺ قال: ((إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه، وهو الفاروق فَرَقَ اللهُ به بين الحق والباطل)).(٢) أخرجه ابن سعد هكذا مرسلاً.

الحديث الثالث عشر

عن بلال رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((إن الله جعل الحق في قلب عمر وعلى لسانه)).(٣) أخرجه ابن عساكر.

الحديث الرابع عشر

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ ضرب صدر

---

(١) أخرجه **الترمذي** في **سننه** برقم:٣٦٨٢ في باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه (٦١٧/٥). و**ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٦٨٨٩ في ذكر إثبات الله جل وعلا الحق على قلب عمر ولسانه (٣١٢/١٥). و**الإمام ابن أبي شيبة** في **مصنفه** برقم:٣١٩٨٦ (٣٥٥/٦).

(٢) أخرجه **ابن سعد** في **الطبقات الكبرى** (٢٧٠/٣).

(٣) أخرجه أبو سعيد الشاشي في **مسند الشاشي** (٣٧٧/٢).

عمر بيده حين أسلم وقال: ((اللهم أخرج ما في صدر عمر من غل وداء، وأبدله إيماناً -ثلاثاً-)).(١)

الحديث الخامس عشر

عن علي كرم الله وجهه أن رسول الله ﷺ قال: ((خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر)).(٢) أخرجه ابن عساكر.

الحديث السادس عشر

وعنه قال ﷺ: ((خير أمتي بعدي أبو بكر وعمر)).(٣) أخرجه ابن عساكر أيضاً عن علي والزبير معاً.

---

(١) حديث صحيح أخرجه الحاكم في **المستدرك** برقم:٤٤٩٢ (٩١/٣). و**الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:١٠٩٦ (٢٠/٢). والمزي في **تهذيب الكمال** (٣٢٤/٢١).

(٢) أخرجه **الإمام عبد الرزاق** في **مصنفه** (٤٤٨/٣). و**الإمام أحمد** في **المسند** برقم:٩٣٢ (١١٥/١). و**الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٩٩٢ (٢٩٨/١).

(٣) أخرجه الإمام أبو جعفر الطبري في **الرياض النضرة** برقم:١٧٥ عن أنس رضي الله عنه مرفوعاً بلفظ: ((خير أمتي بعدي أبو بكر وعمر)) الحديث. (٣٢٠/١).

الحديث السابع عشر

عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ((دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب، فقلت: لمن هذا القصر؟ فقالوا: لشاب من قريش، فظننت أني هو، قلت: ومن هو؟ قالوا: عمر بن الخطاب، فلولا ما علمت من غيرتك لدخلته)).[١] حديث صحيح أخرجه الإمام أحمد وغيره.

الحديث الثامن عشر

عن سالم عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: ((رأيت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قليب، فجاء أبو بكر فنـــزع دلواً أو دلوين وفي نزعه ضعف والله يغفر له، ثم أخذ عمر فاستحالت بيده غرباً فلم أر

---

(١) أخرجه **البخاري** في **صحيحه** برقم:٧٠٢٤ في كتاب (٩٢) التعبير وباب (٣١) القصر في المنام أنه ﷺ قال: ((دخلت الجنة، فإذا أنا بقصر من ذهب، فقلت: لمن هذا؟ فقالوا: لرجل من قريش، فما منعني أن أدخله يا ابن الخطاب، إلا ما أعلم من غيرتك)). قال: وعليك أغار يا رسول الله؟. و**ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٥٤ في ذكر ﷺ قصر عمر بن الخطاب ﷺ في الجنة إلخ (١/٢٥٠). و**الإمام أحمد** في **المسند** برقم:١٢٠٦٥ (٣/١٠٧).

عبقرياً في الناس يفري فريه، حتى ضرب الناس بعطن)).[١] حديث صحيح أخرجه البخاري وغيره.

الغرب: بفتح الغين المعجمة وسكون الراء: الدلو الكبير. والعبقري: بفتح العين المهملة وسكون الموحدة وفتح القاف وكسر الراء: الرجل الشديد. ويفري: بسكون الفاء: ينـــزع.

الحديث التاسع عشر

عن سَمُرة ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((رأيت كأن دلواً دليت من السماء فجاء أبو بكر فأخذ بعراقيها فشرب شرباً ضعيفاً، ثم جاء عمر فأخذ بعراقيها فشرب حتى تَضَلَّعَ ثم جاء عثمان فأخذ بعراقيها حتى تَضَلَّعَ ثم جاء علي فأخذ بعراقيها فانتشطت وانتضح عليه منها)).[٢] أخرجه الإمام أحمد وغيره.

---

(١) أخرجه **البخاري** في **صحيحه** برقم:٣٦٨٢ في كتاب (٦٢) فضائل أصحاب النبي ﷺ وباب (٦) مناقب عمر بن الخطاب ﷺ. و**مسلم** في **صحيحه** برقم:١٩-(٢٣٩٣) في كتاب (٤٤) فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم وباب (٢) من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه.

(٢) أخرجه **الإمام أحمد** في **المسند** (٥/٢١). و**الإمام البخاري** في **التاريخ الكبير** برقم:٨٧٠ (٥/٢٦٩). و**الطبراني** في **المعجم الكبير**

=

الحديث العشرون

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((رأيت في النوم أني أُعطيت عساً مملوءاً لبناً فشربت منه حتى تملأت حتى رأيته يجري في عروقي بين الجلد واللحم ففضلت فضلة فأعطيتها عمر بن الخطاب)) فأولوها قالوا: يا نبي الله هذا علم أعطاكه الله فملأت منه، وفضلت فضلة فأعطيتها عمر بن الخطاب، فقال: ((أصبتم)).(١) حديث صحيح أخرجه الحاكم وغيره.

الحديث الحادي والعشرون

عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((رأيت قبيل الفجر كأني أعطيت المقاليد والموازين، فأما المقاليد فهذه المفاتيح، وأما الموازين فهذه التي يوزن بها فوُضِعتُ في كفَّة ووضعت أمتي في كفة فوزنت بهم فرجحت، ثم جيء بأبي بكر فوزن، فوزن بهم، ثم جيء بعمر فوزن، فوزن بهم، ثم جيء بعثمان فوزن، فوزن بهم، ثم

برقم:٦٩٦٥ (٢٣١/٧).

(١) أخرجه **الحاكم** في **المستدرك على الصحيحين** برقم:٤٤٩٦ (٩٢/٣). **والإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٣١٩ (٢٥٣/١). **والطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١٣١٥٥ (٢٩٣/١٢).

رفعت)).(١) أخرجه الإمام أحمد.

الحديث الثاني والعشرون

وعنه ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((رضى اللهُ رِضَى عمرَ، ورضي عمرُ رِضَى اللهِ)). أخرجه الحاكم في تاريخه.

الحديث الثالث والعشرون

عن ابن مسعود ﷺ أن رسول الله ﷺ قال: ((اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بأبي جهل بن هشام)) فجعل الله دعوة رسوله لعمر بن الخطاب فبنى به الإسلام وهدم به الأديان.(٢) أخرجه الطبراني في معجمه الكبير بسند صحيح.

الحديث الرابع والعشرون

عن أبي بكر الصديق كرم الله وجهه ورضي عنه أن رسول

---

(١) أخرجه **الإمام أحمد** في **المسند** برقم:٥٤٦٩ (٧٦/٢). **والإمام ابن أبي شيبة** في **المصنف** برقم:٣١٩٦٠ (٣٥٢/٦). **وعبد بن حميد** في مسنده برقم:٨٥٠ (٢٦٧/١).

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١٠٣١٤ (١٥٩/١٠). وفيه: فبنى عليه الإسلام وهدم به الأوثان.

الله ﷺ قال: ((اللهم اشدد الإسلام بعمر بن الخطاب)).(١) أخرجه الطبراني في الأوسط.

الحديث الخامس والعشرون

عن أنس بن مالك [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ دعا عشية الخميس فقال: ((اللهم أعز الإسلام بعمر بن الخطاب أو بعمرو بن هشام)) فأصبح عمر يوم الجمعة فأسلم.(٢) أخرجه الطبراني في الأوسط أيضاً.

الحديث السادس والعشرون

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال: ((ما كان من نبي إلا في أمته معلم أو معلمان، وإن يكن في أمتي منهم فهو عمر بن الخطاب، إن الحق على لسان عمر وقلبه)).(٣) أخرجه الطبراني فيه

---

(١) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٦٤٥٣ (٢٩٤/٦). والهيثمي في **مجمع الزوائد** (٦٢/٩).

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:١٨٦٠ (٢٤٠/٢).

(٣) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٩١٣٧ (٦٦/٩). **وابن سعد** في **الطبقات الكبرى** (٣٣٥/٢). **وابن أبي عاصم** في **السنة**

=

أيضاً. المُعلَّم بفتح اللام: الملهم.

الحديث السابع والعشرون

عن عصمة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((لو كان بعدي نبي لكان عمر)).(١) أخرجه الطبراني.

الحديث الثامن والعشرون

عن أبي سعيد الخدري [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: ((لو كان الله باعثاً رسولاً بعدي، لبعث عمر بن الخطاب)).(٢) أخرجه الطبراني.

برقم:١٢٦٢ (٥٨٣/٢).

(١) أخرجه **الترمذي** في **سننه** عن عقبة بن عامر رضي الله عنه مرفوعاً برقم:٣٦٨٦ (٦١٩/٥). **والحاكم** في **المستدرك** عنه رضي الله عنه برقم:٤٤٩٥ وقال: حديث صحيح الإسناد (٩٢/٣). **والطبراني** في **المعجم الكبير** عنه برقم:٨٢٢ (٢٩٨/١٧). والهيثمي في **مجمع الزوائد** عن عصمة (٦٨/٩).

(٢) أخرجه الهيثمي في **مجمع الزوائد** نقلاً عن الأوسط للطبراني (٦٨/٩).

الحديث التاسع والعشرون

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((أتاني جبريل عليه السلام فقال: أقرئ عمر السلامَ وقل له: إن رضاه حكم، وإن غضبه عزّ)).[1] أخرجه الطبراني.

الحديث الثلاثون

عن أبي هريرة [رضي الله عنه] عن رسول الله ﷺ: ((إن الله عز وجل باهى ملائكته بعبيده عشية عرفة عامة، وباهى بعمر بخاصة)).[2] أخرجه الطبراني.

الحديث الحادي والثلاثون

عن ابن عباس [رضي الله عنهما] قال: نظر رسول الله ﷺ

(١) أخرجه **الإمام ابن أبي شيبة** في **المصنف** عن سعيد بن جبير مرفوعاً برقم:٣٢٠١٩ (٦/٣٥٩). و**الطبراني** في **المعجم الأوسط** عن ابن عباس عن سعيد بن جبير رضي الله عنه برقم:٦٢٩٧ (٦/٢٤٢).

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٦٧٢٦ (٧/١٨). و**ابن أبي عاصم** في **السنة** برقم:١٢٧٣ (٢/٥٨٦). وابن حجر العسقلاني في **لسان الميزان** برقم:٤٨٢ (٧/٥١).

ذات يوم إلى عمر وتبسَّم إليه، فقال: ((يا ابن الخطاب أتدري بما تبسمتُ إليكَ))؟ قال: الله ورسوله أعلم. قال: ((إن الله عز وجل باهى بأهل عرفة، وباهى بك خاصة)).[1] أخرجه الطبراني.

الحديث الثاني والثلاثون

عن مولاة حفصة[2] [رضي الله عنهما] قالت: قال رسول الله ﷺ: ((إن الشيطان لم يلق عمر منذ أسلم إلا خر لوجهه)).[3] أخرجه الطبراني في الكبير وحسن بعضهم سنده.

الحديث الثالث والثلاثون

عن أبي الطفيل [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((بينا أنا أنزع الليلة إذ وردت عليّ غنم سود وعفر، فجاء أبو بكر فنــزع ذنوباً أو ذنوبين، وفي نزعه ضعف والله يغفر له، فجاء عمر فاستحالت غرباً فملأ الحياض وأروى الأودية فلم أر عبقرياً أحسن نزعاً من عمر، فأولت

(١) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١١٤٣٠ (١١/١٨٢).

(٢) اسمه: سديسة

(٣) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:٧٧٤ (٢٤/٣٠٥). والديلمي في **الفردوس بمأثور الخطاب** برقم:٣٦٩٣ (٢/٣٨٠).

السود: العرب، والعفر: العجم)).[1] أخرجه الطبراني بسند صحيح.

الحديث الرابع والثلاثون

عن جابر بن عبد الله [رضي الله عنه] قال: كنا جلوساً عند رسول الله ﷺ فأقبل عمر بن الخطاب رضي الله عنه وعليه قميص أبيض، فقال له رسول الله ﷺ: ((يا عمر أجديد قميصك هذا أم غسيل))؟ فقال: غسيل، فقال: ((البس جديداً وعش حميداً ومت شهيداً يعطيك الله قرة عين في الدنيا والآخرة)).[2] أخرجه البزّار.

---

(١) أخرجه **الإمام أحمد** في **المسند** برقم:٢٣٨٥٢ (٥/٤٥٥). والطبري في **الرياض النضرة** برقم:٢٣٠ (١/٣٥٠). والهيثمي في **مجمع الزوائد** نقلاً عن الطبراني، وقال: رواه الطبراني وإسناده حسن (٩/٧٢).

(٢) أخرجه الهيثمي في **مجمع الزوائد** عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه نقلاً عن البزار (٩/٧٤). وأخرج عن ابن عمر رضي الله عنهما **ابن حبان** في **صحيحه** برقم:٦٨٩٧ بلفظ: رأى النبي ﷺ على عمر بن الخطاب رضي الله عنه ثوباً أبيض فقال: ((أجديد قميصك أم غسيل))؟ فقال: بل جديد. فقال النبي ﷺ: ((البس جديداً، وعش حميداً، ومت كلاهما)) (١٥/٣٢٠). وأخرج **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:١٣١٢٧ عن =

الحديث الخامس والثلاثون

عن أبي ذر [رضي الله عنه] في حديث أن رسول الله ﷺ رأى عمر فقال: ((لا تصيبنكم فتنة ما دام هذا فيكم)).[1] أخرجه الطبراني.

الحديث السادس والثلاثون

عن أبي سعيد الخدري [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: ((من أبغض عمر فقد أبغضني، ومن أحب عمر فقد أحبني، وإن الله باهى بالناس عشية عرفة عامة، وباهى بعمر خاصة، وإنه لم يبعث الله نبياً إلا كان في أمته محدَّث، وإن يكن في أمتي منهم أحد فهو عمر)). قالوا: يا رسول الله كيف يحدَّث؟ قال: ((تتكلم الملائكة على لسانه)).[2] أخرجه الطبراني.

سالم عن أبيه، أن النبي ﷺ رأى على عمر [رضي الله عنه] قميصاً أبيض. فقال: ((أجديد قميصك هذا أم غسيل))؟ فقال: بل غيسل. فقال النبي ﷺ: ((البس جديداً، وعش حميداً، ومت اللهُ قرةَ عين في الدنيا والآخرة)). قال: وإياك يا رسول الله [ﷺ] (١٢/٢٨٣).

(١) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٢٠١٩ في باب من اسمه أحمد.

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٦٧٢٦ (٧/١٨).

الحديث السابع والثلاثون

عن الأسود بن سريع [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال يعني عمر: ((هذا رجل لا يحب الباطل)).[١] أخرجه الإمام أحمد والطبراني.

الحديث الثامن والثلاثون

عن قدامة بن مظعون [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ أشار إلى عمر فقال: ((هذا غلق الفتنة)) وقال: ((لا يزال بينكم وبين الفتنة باب شديد الغلق ما عاش هذا بين ظهرانيكم)).[٢] أخرجه الطبراني والبزّار.

الحديث التاسع والثلاثون

عن سهل بن أبي حثمة [رضي الله عنه] أن رسول الله ﷺ قال: ((إذا أنا مت وأبو بكر وعمر وعثمان، فإن استطعت أن تموت فمت)).[٣] أخرجه أبو نعيم وغيره.

---

(١) أخرجه **الإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٣٣٤ (١/٢٦٠). والهيثمي نقلاً عن **الطبراني** في **مجمع الزوائد** (١١٨/٨). وأبو نعيم في **حلية الأولياء** (٤٦/١).

(٢) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:٨٣٢١ (٣٨/٩).

(٣) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الأوسط** برقم:٦٩١٨ (٨٣/٧).

الحديث الأربعون

عن عمار بن ياسر [رضي الله عنه] قال: قال رسول الله ﷺ: ((يا عمار أتاني جبريل آنفاً فقلت: يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب في السماء فقال: يا محمد لو حدثتك بفضائل عمر منذ ما لبث نوح في قومه ألف سنة إلا خمسين عاماً ما نفدت فضائل عمر، وإن عمر لحسنة من حسنات أبي بكر)).[١] أخرجه أبو يعلى والطبراني في الكبير والأوسط.

خاتمة

أخرج الإمام أحمد والبزّار والطبراني عن عبد الله بن مسعود [رضي الله عنه] قال: فضل عمر بن الخطاب [رضي الله عنه] الناس بأربعة: بذكرى الأسرى يوم بدر أفتى بقتلهم فأنزل الله ﷻ: **﴿لَّوْلَا كِتَٰبٌ مِّنَ ٱللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَآ أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾﴾**.[الأنفال:٦٨/٨] وبذكر الحجاب أمر نساء النبي ﷺ أن يحتجبن فقالت له زينب: وإنك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينـــزل في بيوتنا، فأنزل الله ﷻ: **﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ ۚ﴾** [الأحزاب:٥٣/٣٣]

---

(١) أخرجه **أبو يعلى** في **مسنده** برقم:١٦٠٣ (١٧٩/٣). والهيثمي في **مجمع الزوائد** نقلاً عن أبي يعلى والطبراني (٦٨/٩).

وبدعوة النبي ﷺ: ((اللهم أيد الإسلام بعمر)) ورأيه في أبي بكر كان أول من بايعه.[١]

وأخرج الطبراني عن طارق بن شهاب، قالت أم أيمن يوم قتل عمر: اليوم وهى الإسلام.[٢] وأخرج أيضاً عن عبد الله بن مسعود[رضي الله عنه]: إن كان إسلام عمر لفتحاً وهجرته لنصراً، وأمارته رحمة، والله ما استطعنا أن نصلي عند البيت حتى أسلم عمر.[٣] وفي رواية: ما استطعنا أن نصلي عند البيت الكعبة ظاهرين.[٤]

---

(١) أخرجه **البزار** في **مسنده** برقم:١٧٤٨ (١٥٦/٥). ونقله الهيثمي عن الإمام أحمد والبزار والطبراني في **مجمع الزوائد** في باب ما ورد له من الفضل من موافقته للقرآن ونحو ذلك (٦٧/٩).

(٢) أخرجه **الإمام ابن أبي شيبة** في **مصنفه** برقم:٣١٩٧٨ (٣٥٤/٦). **وابن سعد** في **الطبقات الكبرى** (٣٦٩/٣). والهيثمي في **مجمع الزوائد** نقلاً عن الطبراني (٢٥٩/٩).

(٣) أخرجه **الطبراني** في **المعجم الكبير** برقم:٨٨٢٠ (١٦٥/٩).

(٤) أخرجه **الحاكم** في **المستدرك** برقم:٤٤٨٧ (٩٠/٣) وقال:حديث صحيح الإسناد. **والإمام أحمد** في **فضائل الصحابة** برقم:٤٨٢ في باب ومن فضائل عمر بن الخطاب من حديث أبي بكر بن مالك عن عبد الله بن أحمد ومن فضائل أبي بكر أيضاً [رضي الله عنه] (٣٣٥/١). =

وفضائله رضي الله عنه أفضل من أن تحصر، وأشهر من أن تذكر، وإنما أردت أن أتبرك بخدمته رضي الله عنه بهذه الصبابة، وأمتع من لا يعرف كثيراً من مناقبه ببعضها بجاهل إمامه.

والله ولي التوفيق وحسبنا الله ونعم الوكيل، والحمد لله أولاً وآخراً وباطناً وظاهراً، وصلى الله على رسوله ونبيه سيدنا محمد وآله وصحبه وشيعته وحزبه آمين. والحمد لله رب العالمين.

تم الكتاب العزيز بحمد الله وعونه.

والطبراني في **المعجم الكبير** برقم:٨٨٠٦ (١٦٢/٩). **والهيثمي** في **مجمع الزوائد** نقلاً عن الطبراني (٦٢/٩-٦٣).

فهرس الأحاديث الواردة في الروض الأنيق في فضل الصديق ﷺ

فهرس الأحاديث الواردة في الروض الأنيق في فضل الصديق ﷺ

فهرس الأحاديث الواردة في الروض الأنيق في فضل الصديق رضي الله عنه

فهرس الأحاديث الواردة في الغرر في فضائل عمر رضي الله عنه

فهرس الأحاديث الواردة في

الغرر في فضائل عمر رضي الله عنه

فهرس الأحاديث الواردة في

الغرر في فضائل عمر رضي الله عنه

اشخاص (اَعلام) کے اعتبار سے کتاب

الروض الانیق فی فضل الصدیق رضی اللہ عنہ ۔ اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کی فہرست

اشخاص (اَعلام) کے اعتبار سے کتاب

الغُرَر فِی فَضَائِلِ عُمَر رضی اللہ عنہ - اربعینِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

کی فہرست

خاتمۂ کتاب
در تذکرۂ خلیفۂ ثالث ورابع رضی اللہ عنہما

امیر المؤمنین خلیفۂ ثالث حضرت عثمان بن عفان ؓ

آپ کا نسب:

آپ کے نسب سے متعلق امام ابو نُعیم اصبہانی احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶ھ۔۴۳۰ھ) صاحبِ ''حلیۃ الاولیاء'' روایت نقل فرماتے ہیں کہ زبیر بن بکار نے کہا کہ (آپ کا نسب) عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی ہے۔قصی کا نام زید ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کا نسب مطہر محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہے۔امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان ؓ کی والدہ، اروی بنت کریز بن حبیب بن عبد شمس ہیں۔اور ان کی (والدہ کی) والدہ (یعنی، سیدنا عثمان ؓ کی نانی) ام حکیم بنت عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔

(معرفة الصحابة ؓ، رقم الحديث:٢٠٥ (٢٣٨/١)، مطبوعة: دار الوطن، الرياض سنة ١٤١٩هـ)

آپ کی خِلقت مبارکہ:

امام ابو نُعیم آپ ؓ کی خِلقت مبارکہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ میانہ قد، دقیق خوبصورت چہرے، باریک کھال کے ساتھ پتلے نتھنوں والی اُونچی ناک، گوشت کی کثرت والے جسم، بڑے کندھوں اور چوڑے شانوں کے حامل

تھے۔(معرفة الصحابة ؓ، (٢٤٠/١))

امام ابو نُعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد بن الہاد ؓ سے مروی ہے، فرمایا، میں نے (امیر المؤمنین) عثمان بن عفان ؓ کو بروز جمعہ برسرِ منبر دیکھا کہ آپ پر عدنی موٹے کپڑے کی اِزار تھی جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور مشق (سرخ مٹی) سے رنگی کوفی چادر زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔آپ کثیر گوشت، طویل داڑھی اور خوبصورت چہرے کے حامل تھے۔(معرفة الصحابة ؓ، رقم الحديث:٢٠٧ (٢٤١/١))

اور ابن ابی الزناد ؓ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ نہ زیادہ طویل القامہ تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے حامل (یعنی، آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا) خوبصورت چہرے والے، پتلی اونچی ناک، بڑی داڑھی، گندمی رنگ، بڑی ہڈیوں، چوڑے شانے اور سر کے گھنے بالوں کے حامل تھے۔(معرفة الصحابة ؓ، رقم الحديث:٢٠٩ (٢٤٣/١))

حضرت عبد اللہ بن حزم مازنی ؓ نے فرمایا، کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو دیکھا ہے، پس میں نے آپ سے بڑھ کر حسین نہ کسی مرد کو دیکھا اور نہ کسی عورت کو۔

دو قبلوں کو نماز پڑھنے والے اور دو ہجرتوں کے حامل:

حضرت عبید اللہ بن عدی بن الخیار ؓ سے مروی ہے فرمایا کہ میں عثمان بن عفان ؓ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، عرض کی، اے امیر المؤمنین! کیا آپ ان میں سے نہیں جنہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت قبول کی، اور دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی، اور آپ نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری پائی (یعنی، آپ ﷺ کی لختِ

جگر آپ کے نکاح میں آئیں)؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بے شک ایسا ہی ہے جیسا آپ نے کہا، میں انہیں سے ہوں جنھوں نے دونوں قبلوں کی سمت نماز ادا کی اور رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو وہ مجھ سے راضی تھے۔ یوں ہی دوسری روایت میں ہے کہ میں نے دو ہجرتیں کیں۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٠ (٢٥٦/١))

ذُوالنُّورَین (دو نور والے):

حضرت عبداللہ بن عمر بن ابان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حسین بن علی جعفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد نے فرمایا، بیٹا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام ذوالنورین کیوں رکھا گیا؟ کیونکہ آدم علیہ السلام سے تاقیامِ قیامت کسی نبی کی دو بیٹیاں کسی (ایک) شخص کے نکاح میں نہ آئیں سوائے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (کہ آپ کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی دو شہزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں)۔

(معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث:٢٢٣ (٢٥٩/١))

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھا تو فرمایا، آپ وہ ذیشان ہیں کہ جنہیں مقرّب فِرشتوں میں ذوالنورین کے نام سے پکارا جاتا ہے، آپ، رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیوں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کی وجہ سے آپ ﷺ کے قرابت دار (خَتَن) ہیں اور آپ کی خاطر نبی کریم ﷺ نے جنت میں گھر کی ضمانت عطا فرمائی ہے۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث:٢٢٤ (٢٦٠/١))

آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل:

امام ابونُعیم نقل فرماتے ہیں کہ حضرت حکم بن ہشام ثقفی سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم، عثمان رضی اللہ عنہ اچھوں میں اچھے اور نیکوں کے امام تھے۔

(معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٥٢ (٢٨٩/١))

امام قرطبی متوفی ۶۷۱ھ اپنی تفسیر میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوں پس تو بھی راضی ہو۔

(تفسیر القرطبی ۳/۳۰۶)

اور امام ابونُعیم ''حلیۃ الاولیاء'' میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، عثمان میری امّت کے حیادار اور معزّز ہیں۔

اور امام ترمذی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی۔ یعنی جنت میں۔ عثمان ہیں۔

(سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب (١٩) في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، رقم الحديث: ٣٦٩٨، ٤/٤٦٢، مطبوعة: دار الكتب العلمية، بيروت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھائی۔ عرض کی گئی، یا رسول اللہ! ہم نے اس سے پہلے تو آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ ترک فرماتے نہیں دیکھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ شخص عثمان سے بُغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن الترمذي، المرجع السابق، رقم الحديث: ٣٧٠٩)

آپ کی عمر مبارک اور مدّتِ خلافت:

امام ابونُعیم فرماتے ہیں کہ آپ کی عمر میں اختلاف ہے، ایک قول کے

مطابق نوّے (۹۰) برس، اور اٹھاسی (۸۸) برس بھی کہا گیا ہے۔ آپ کی مدّتِ خلافت بارہ (۱۲) برس تھی اور ایک قول کے مطابق آپ بارہ برس میں بارہ روز کم منصبِ خلافت پر فائز رہے۔

اور حضرت مِسوَر بن مَخرَمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خلافت بارہ برس رہی (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٣٠)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب شہید کئے گئے تو ان کی عمر نوّے یا اٹھاسی برس تھی۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٥)

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت چھیاسی (۸۶) برس کی بھی منقول ہے۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٦)

اور حضرت زبیر بن بکار رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ کی عمر بیاسی (۸۲) برس تھی۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٧)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بعض سے آپ کی عمر مبارک بیاسی برس (۸۲)، بعض سے اکیاسی (۸۱)، بعض سے چھیاسی (۸۶)، بعض سے نواسی (۸۹) جبکہ بعض سے نوّے (۹۰) برس مروی ہے۔ (تاريخ الخلفاء)

آپ کی شہادت اور تدفین:

حضرت زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بروزِ جمعہ بیاسی (۸۲) برس کی عمر میں شہید کئے گئے۔ جبکہ آپ روزہ سے تھے۔
(معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٧)

اور شعبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ کے تین دن بعد یومِ

تشریق کو شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٨)

اور ابوعثمان کی روایت کے مطابق آپ ایامِ تشریق کے درمیانہ دن شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٢٩)

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پینتیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٣٢)

اور حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ پینتیس (۳۵) سن ہجری میں حاجیوں کی (واپس) روانگی کے وقت شہید کئے گئے۔

اور یحییٰ بن بکیر نے فرمایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بروزِ جمعہ، جب ذوالحجہ کے اٹھارہ دن باقی تھے (یعنی، تقریباً ۱۲ ذوالحجہ کو) پینتیس (۳۵) سن ہجری میں شہید کئے گئے جبکہ آپ کی عمر مبارک اٹھاسی (۸۸) برس تھی۔ (معرفة الصحابة رضي الله عنه، رقم الحديث: ٢٣٤)

امام ابونُعیم فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے، کہا گیا کہ آپ کو مصر کے اسود تجیبی (ت ج ی ب ی) نے قتل کیا، اور کہا گیا کہ مصر کے جبلہ بن الایہم نے۔ اور کہا گیا محمد بن ابی بکر نے پہلے چھرا مارا پھر تجیبی اور محمد بن ابی حذیفہ نے اس ناپاک فعل کے ارتکاب کی تکمیل کی اور اپنی تلواروں سے مارا یہاں تک کہ آپ کے جسمِ اقدس میں تلواریں داخل کر دیں جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بوقتِ شہادت آپ کے خون کے قطرے آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ﴾ [البقرة:٢/١٣٧] (ترجمہ: تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کریگا) پر گرے۔ اور آپ کو ہفتہ کی شب تاروں کی چھنڈ میں بقیع شریف میں سپردِ خاک کیا گیا۔

(معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم، رقم الحديث: ٢٦١)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے ان کے قاتل کے بارے میں استفسار فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ میں نہیں پہچانتی مگر وہ دو آدمی تھے جن کے ساتھ محمد بن ابی بکر بھی تھے اور مکمل تذکرہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے عرض کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سچ کہتی ہیں، گھر میں پہلے میں داخل ہوا تھا اور میں آپ کو قتل بھی کرنا چاہتا تھا مگر جب آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد (صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ) کا ذکر کیا تو میں باز آیا اور اللہ تعالیٰ کی جانب توبہ کی۔ خدا کی قسم میں نے نہ ہی انہیں پکڑا اور نہ قتل کیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہاں تک تو یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر ان دونوں کو یہی لائے تھے۔ (تاریخ الخلفاء)

ابنِ عساکر نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے غلام کنانہ کی روایت سے نقل کیا کہ لوگوں نے کہا کہ حضرت عثمان کا قاتل وہ مصری شخص تھا جو سرخ رنگت اور نیلی آنکھوں والا تھا اور اس کا نام حمار تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

امیر المؤمنین خلیفۂ رابع حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

آپ کا نسب:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نسب علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب رکھی۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے۔ یہ سب سے پہلے اسلام لائیں اور ہجرت کی۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی خِلقت:

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لحیم شحیم، کشادہ پیشانی والے، زیادہ بالوں والے، میانہ قد و بڑے پیٹ کے حامل تھے، اور آپکی داڑھی بڑی تھی جو آپ کے سینہ مبارک کو یوں ڈھک دیتی کہ گویا روئی ہو اور آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کا قبولِ اسلام:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابویعلی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت (یعنی، نبوت کی تاج پوشی) بروز پیر ہوئی اور میں منگل کے روز اسلام لایا۔ آپ کے اسلام لاتے وقت آپ کی عمر مبارک دس برس تھی اور نو (۹) اور آٹھ (۸) بھی کہا گیا

نیز اس کم عمر کے اقوال بھی منقول ہیں۔

امام حسن بن زید بن حسن نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کم سنی میں بھی کبھی بت پرستی نہ کی۔ اس حدیث کو ابنِ سعد نے (الطبقات الکبریٰ میں) تخریج فرمایا۔

جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو آپ کو اپنے بعد کچھ روز مکہ میں قیام فرمانے کا حکم صادر فرمایا تا کہ (لوگوں کی) وہ تمام امانتیں لوٹا دیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھیں اور پھر اپنے اہلِ خانہ سے (مدینہ منورہ میں) آملیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے یوں ہی کیا۔ (تاریخ الخلفاء)

آپ کی کنیت:

امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں حضرت سہل بن سعد سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اپنے ناموں سے سب سے زیادہ پسندیدہ ابوتراب کی کنیت تھی اور آپ اسی سے پکارے جانے سے خوش ہوتے۔ آپ کی یہ کنیت نبی کریم ﷺ نے اس وقت رکھی جب سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا نے غضب فرمایا تو آپ باہر تشریف لے آئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگائے لیٹ گئے تو آپ کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ مبارک پر گرد لگ گئی تھی تو نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا اٹھ بیٹھئے اے ابوتراب!!۔ (تاریخ الخلفاء)

غزوات میں شرکت:

آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد اور تمام غزوات میں شریک رہے سوائے غزوۂ تبوک کے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں

ٹھہرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے تمام غزوات میں شرکت کی احادیث وآثار مشہور ہیں۔ غزوۂ اُحد میں آپ کو سولہ زخم آئے۔ اور بخاری ومسلم سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کی لڑائی میں آپ کو پرچمِ اسلام عطا فرمایا اور غیب دان نبی ﷺ نے یہ مژدہ عطا فرمایا کہ خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوگا (اور یونہی ہوا، اور کیوں نہ ہو کہ خبرِ صادق ومصدوق ﷺ ہے) نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگوں میں شجاعت وبہادری کے کارنامے مشہور ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

امام ابنِ عساکر کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگِ خیبر کے دن حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بابِ خیبر کو اپنی پیٹھ مبارک پر اُٹھا لیا اور مسلمان اس میں داخل ہوئے اور فتح یاب ہوئے۔ بعد ازاں اس دروازے کو (جسے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے تنہا اُٹھایا تھا) چالیس مردوں نے مل کر اُٹھایا۔ (تاریخ الخلفاء)

روایاتِ احادیث اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ سے نبی کریم ﷺ کی پانچ سو چھیاسی (۵۸۶) احادیث مروی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ سے آپ کے تینوں صاحبزادوں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا محمد بن الحنیفہ رضی اللہ عنہم نے اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت ابوسعید، حضرت زید بن ارقم، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابواُمامہ باہلی، حضرت ابو ہریرہ ودیگر صحابۂ کرام وتابعینِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین نے احادیث روایت کیں۔ (تاریخ الخلفاء)

فضائلِ حضرت علی ؓ:

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، فرمایا، میں جس کا مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔ (سنن الترمذي: ۳۷۱۳)

حضرت براء بن عازب ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے فرمایا، (اے علی) آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے۔
(سنن الترمذي: ۳۷۱۶)

حضرت مساور حِمیَری ؓ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے انہیں یہ فرماتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے، علی سے منافق محبت نہیں کرتا، اور مومن بُغض نہیں رکھتا۔ (سنن الترمذي:۳۷۱۷م)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں مؤاخات فرمادیں (یعنی ایک کو ایک کا بھائی بنادیا) تو حضرت علی ؓ اشک دیدہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ میں مؤاخات فرمادیں جبکہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (اے علی!) آپ تو دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

(سنن الترمذي: ۳۷۲۰)

آپ ؓ کی شہادت:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی بروزِ جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ (بمطابق ۲۵ جنوری ۶۶۱ء) کو صبح بیدار ہوئے تو اپنے صاحبزادہ حضرت حسن ؓ سے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا اور شکایت عرض کی کہ امت نے میرے ساتھ کج روی و بے جا کر رکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے خلاف دعا فرمادیں! لہٰذا میں نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی، اے اللہ مجھے ان کے بجائے اچھے لوگوں کے ساتھ کردے۔ اور ان پر برا شخص مقرر فرما۔ اسی دوران مؤذن ابن الذباح حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، الصلوٰۃ !! (یعنی، نماز!!) تو حضرت علی ؓ بھی دروازہ سے صدائے مدینہ لگاتے ہوئے نکلے کہ اے لوگو! نماز نماز!!...... کہ اچانک ابنِ مُلجم آ گیا اور آپ پر تلوار سے وار کیا۔ تلوار آپ کی مقدس پیشانی پر لگی اور گردن کے قریب جا کر دماغ میں ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ہر طرف سے ابنِ ملجم کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد حضرت علی ؓ بروزِ جمعہ و ہفتہ حیات رہے اور اتوار کی شب جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ نے غسل دیا اور امام حسن ؓ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو دار الامارت، کوفہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اور ابنِ ملجم کے دونوں ہاتھ کاٹ کر ایک ٹوکرے میں بند کرکے اسے جلادیا گیا۔

(تاریخ الخلفاء)

آپ رضی اللہ عنہ کے چند زریں فرمودات:

☆ لوگو! تم باہم شہد کی مکھیوں کی مثل ہو جاؤ، اگرچہ دوسرے پرندے انہیں کمزور وحقیر جانتے ہیں لیکن اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں اللہ نے بڑی برکت رکھی ہے تو وہ کبھی انہیں حقیر نہ جانتے۔

☆ اے قرآن سیکھنے والو! احکامِ قرآنی پر عمل کرو عالم وہی ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کرے، علم کو عمل کی موافقت میں پورا اُتارے، یعنی علم وعمل دونوں موافق ہو جائیں۔

☆ توفیقِ الٰہی بہترین رہبر ہے، خوش اخلاقی بہترین دوست ہے، عقل وشعور بہترین ساتھی ہے، ادب بہترین میراث ہے، اور غم تکبر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

☆ رنج ومصیبت بھی ایک مقام پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عقلمند کو چاہئے کہ مصیبت کی حالت میں صبر کرے تاکہ مصیبت اپنی مدّت پر جاتی رہے ورنہ اختتامِ مدت سے قبل مصیبت کے دفیعہ کی کوشش مصیبت کو اور بڑھاتی ہے۔

☆ بغیر مانگے کچھ دینا سخاوت ہے اور مانگنے والے کو دینا بخشش ہے۔

☆ گناہوں کی دنیوی سزا یہ ہے کہ عبادت میں سستی ظاہر ہوتی ہے، روزگار میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، لذّت میں قلت واقع ہو جاتی ہے اور حلال کی خواہش اسی شخص میں پائی جاسکتی ہے جو حرام کمائی چھوڑ دینے کی مکمل کوشش کرتا ہے۔

☆ ابنِ ملجم کے زخمی کرنے کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ بارگاہِ علی رضی اللہ عنہ میں اشک دیدہ حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے لختِ جگر سے فرمایا، بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا: (۱) سب سے بڑی دولت عقلمندی ہے، (۲) سب سے زیادہ افلاس

محتاجی، بیوقوفی وحماقت ہے، (۳) سب سے زیادہ وحشت وگھبراہٹ، تکبّر ہے، (۴) سب سے زیادہ بزرگی وکرم، خوش اَخلاقی اور اچھا کردار ہے۔ بیٹا!......ان چار چیزوں سے ہمیشہ بچنا: (۵) بے وقوف کی دوستی سے، اگرچہ وہ نفع پہونچانا چاہتا ہے لیکن آخر کار اس سے تکلیف ہی پہنچتی ہے، (۶) جھوٹے ساتھی سے، کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کر دیتا ہے، (۷) کنجوس کے ساتھ سے، اس لئے کہ کنجوس تم سے ان چیزوں کو چھڑا دیتا ہے جن کی تمہیں سخت ضرورت ہو اور (۸) فاجر (گنہگار) کی دوستی سے، اس لئے کہ وہ تمہیں تھوڑی چیز کے عوض فروخت کر ڈالے گا۔

☆ زیادہ ہوشیاری دراصل بدگمانی ہے۔

☆ محبت دور کے خاندان والے کو قریب کر دیتی ہے اور عداوت خاندان کے قریبی رشتہ دار کو دور ہٹا دیتی ہے۔ ہاتھ جسم سے بہت زیادہ قریب ہے مگر گل سڑ جانے پر کاٹ دیا جاتا ہے اور آخر کار داغ دیا جاتا ہے۔

☆ یہ پانچ باتیں یاد رکھو: (۱) کوئی شخص گناہ کے سوائے کسی سے خوفزدہ نہ ہو، (۲) صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی امیدیں وابستہ رکھو، (۳) کسی چیز کے سیکھنے میں شرم نہ کرو، (۴) عالم کو کسی مسئلہ کی دریافت پر جبکہ وہ اس مسئلہ سے ناواقف ہو، جواباً یہ کہنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں اور (۵) صبر وایمان کی مثال سر اور جسم کی سی ہے جب صبر جاتا ہے تو ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح جب سر جدا ہو گیا تو جسم کی قوت بھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جب مجھ سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے کہ جس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اس مسئلہ سے ناواقف ہوں تو اس وقت مجھے خوب راحت پہنچتی ہے اور میرا یہ جواب خود مجھے بہت پسند ومرغوب ہے۔

☆ لوگوں میں عدل وانصاف کرنے والے پر واجب ہے کہ جو دوسروں کے لئے پسند کرے وہی اپنے لئے پسند کرے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ أَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ مَا أَعْلَمُ وَمَا لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَصُلَحَائِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ خُصُوصاً عَلٰى شَيْخِي أَمِيرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَمُصْلِحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلٰى أَسَاتِذَتِي الْأَكْرَمِيْنِ وَعَلٰى وَالِدَيَّ أَجْمَعِيْنَ

آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيمِ الْأَمِيْنِ (ﷺ)

عبده ﷻ وعبد رسوله ﷺ

محمّد فرحان القادري الرضوي العطاري عُفِيَ عَنْهُ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستفادہ کیا گیا

١ـ المصَنَّف — للإمام أبي بكر عبد الرزاق بن همّام بن نافع الصنعاني المتوفى ٢١١هـ

٢ـ الطبقات الكبرىٰ — للإمام أبو عبد اللّٰه محمد بن سعد بن منيع البصري المتوفى ٢٣٠هـ

٣ـ المُصَنَّف — للإمام أبي بكر عبد اللّٰه بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبلسي المتوفى ٢٣٥هـ

٤ـ المسند — للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ

٥ـ فضائل الصحابة — للإمام أحمد بن محمد بن حنبل المتوفى ٢٤١هـ

٦ـ مسند عبد بن حميد — للإمام أبي محمد عبد بن حميد بن نصر الكسي المتوفى ٢٤٩هـ

٧ـ صحيح البخاري — للإمام أبي عبد اللّٰهِ محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ٢٥٦هـ

٨ـ التاريخ الكبير — للإمام أبي عبد اللّٰهِ محمد بن إسماعيل ابن إبراهيم بن مغيرة بن بردزبة المتوفى ٢٥٦هـ

٩ـ صحيح مسلم — للإمام أبي الحسن مسلم بن الحجاج القُشيري النيسابوري المتوفى ٢٦١هـ

١٠ـ سنن ابن ماجه — للإمام أبي عبد اللّٰه محمد بن يزيد القزويني المتوفى ٢٧٥هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستفادہ کیا گیا

١١ـ سنن أبي داود — للإمام أبي داود سليمان بن أشعث السجستاني الأزدي المتوفى ٢٧٥هـ

١٢ـ نوادر الأصول في أحاديث الرسول — للإمام أبي عبد اللّٰه محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي المتوفى ٢٧٩هـ

١٣ـ السنة — للإمام عمرو بن أبي عاصم الضحاك الشيباني المتوفى ٢٨٧هـ

١٤ـ تاريخ واسط — للإمام أسلم بن سهل الرزاز الواسطي المتوفى ٢٩٢هـ

١٥ـ مسند البزار — للإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق المتوفى ٢٩٢هـ

١٦ـ سنن الترمذي — للإمام أبي عيسىٰ محمد بن عيسىٰ بن سورة الترمذي المتوفى ٢٩٧هـ

١٧ـ مسند أبي يعلىٰ — للإمام أبي يعلىٰ أحمد بن علي بن المثنى الموصلي التميمي المتوفى ٣٠٧هـ

١٨ـ مسند الشاشي — للإمام أبي سعيد الهيثم بن كليب الشاشي المتوفى ٣٣٥هـ

١٩ـ من حديث خيثمة — للإمام خيثمة بن سليمان القرشي المتوفى ٣٤٣هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستفادہ کیا گیا

٢٠ـ صحيح ابن حبان — للإمام أبي حاتم محمد بن حبان بن أحمد التميمي البستي المتوفى ٣٥٤هـ

٢١ـ المعجم الأوسط — للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٢ـ المعجم الكبير — للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٣ـ مسند الشاميين — للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ٣٦٠هـ

٢٤ـ الكامل — للإمام أبي أحمد عبد اللّٰه بن عدي بن عبد اللّٰه بن محمد الجرجاني المتوفى ٣٦٥هـ

٢٥ـ المستدرك على الصحيحين — للإمام أبي عبد اللّٰه محمد بن عبد اللّٰه الحاكم النيسابوري المتوفى ٤٠٥هـ

٢٦ـ حلية الأولياء — للإمام أبي نُعيم أحمد بن عبد اللّٰه الأصبهاني المتوفى ٤٣٠هـ

٢٧ـ الاستيعاب — للإمام أبي عمر يوسف بن عبد اللّٰه بن عبد البر النمري المتوفى ٤٦٣هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

٢٨۔ تاريخ بغداد — للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي المتوفى ٤٦٣هـ

٢٩۔ موضع أوهام الجمع والتفريق — للإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي المتوفى ٤٦٣هـ

٣٠۔ السنن الكبرىٰ — للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي المتوفى ٤٨٥هـ

٣١۔ الفردوس بمأثور الخطاب — للعلامة أبي شجاع شيرويه بن شهرداد بن شيرويه الديلمي الهمداني المتوفى ٥٠٩هـ

٣٢۔ العلل المتناهية — للعلامة عبد الرحمٰن بن علي بن الجوزي المتوفى ٥٩٧هـ

٣٣۔ التدوين في أخبار قزوين — للعلامة عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني المتوفى ٥٩٧هـ

٣٤۔ الرياض النضرة — للإمام أبي جعفر أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المتوفى ٦٩٤هـ

تخریجِ احادیث میں جن کتب سے اِستِفادہ کیا گیا

٣٥۔ تهذيب الكمال — للإمام أبي الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمٰن المزي المتوفى ٧٤٢هـ

٣٦۔ ميزان الاعتدال — للعلامة شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي المتوفى ٧٤٨هـ

٣٧۔ مجمع الزوائد — للإمام علي بن أبي بكر الهيتمي المتوفى ٨٠٧هـ

٣٨۔ لسان الميزان — للعلامة أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي المتوفى ٨٥٢هـ

٣٩۔ كنز العمال — للعلامة علاؤ الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى ٩٧٥هـ

٤٠۔ كشف الخفاء — للإمام إسماعيل بن محمد العجلوني الجراحي المتوفى ١١٦٢هـ